Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 61

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 48

شرح چندہ
سالانہ 500 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
45 پاؤنڈ یا 70 ڈالر
امریکن
70 کینیڈین ڈالر
یا 50 یورو

14 محرم 1434 ہجری قمری 29 نبوت 1391 ہش 29 نومبر 2012ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

پیغامات

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

برموقع سالانہ اجتماعات مجلس انصار اللہ، ۱۳ تا ۱۵ اکتوبر ۲۰۱۲ء۔ مجلس خدام الاحمدیہ و لجنہ اماء اللہ بھارت ۹ تا ۱۱/ اکتوبر ۲۰۱۲ء

لندن
6-10-12

میرے پیارے انصار بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجلس انصار اللہ بھارت کے سالانہ اجتماع کے انعقاد کی خبر ملی۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور اس اجتماع کو آپ سب کیلئے خیر و برکت کا باعث بنائے۔ آمین۔

انصار اللہ کی تنظیم کے رکن اپنی عمر کے اس حصہ میں سے گزر رہے ہوتے ہیں جہاں انہیں اپنے حساب کی صفائی کا خیال اور فکر ہوتا ہے۔ اور روز بروز ایک مومن بندے کا یہ فکر بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ اور یہی فکر پھر اس کے لئے اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے حوالے سے مہمیز کا کام دینے کا باعث بھی بنتا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ انصار اللہ کو توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

''میں سمجھتا ہوں انصار اللہ پر بہت بڑی ذمہ داری ہے اور اپنی عمر کے آخری حصہ میں سے گزر رہے ہیں اور یہ آخری حصہ وہ ہوتا ہے جب انسان دنیا کو چھوڑ کر اگلے جہان جانے کی فکر میں ہوتا ہے اور جب کوئی انسان اگلے جہان جا رہا ہوتا ہو تو اس وقت اسے اپنے حساب کی صفائی کا بہت زیادہ خیال ہوتا ہے۔ اور وہ ڈرتا ہے کہ کہیں وہ ایسی حالت میں اس دنیا سے کوچ نہ کر جائے کہ اس کا حساب گندہ ہو۔ اس کے اعمال خراب ہوں اور اس کے پاس وہ زادِ راہ نہ ہو جو اگلے جہان میں کام آنے والا ہے۔ جب احمدیت کی غرض یہی ہے کہ بندہ اور خدا کا تعلق درست ہو جائے تو ایسی عمر میں اور عمر کے ایسے حصہ میں اس کا جس قدر احساس ایک مومن کو ہونا چاہیئے وہ کسی شخص سے مخفی نہیں ہوسکتا۔ نوجوان تو خیال بھی کر سکتے ہیں کہ اگر ہم سے خدمت خلق میں کوتاہی ہوئی تو انصار اللہ کام کو ٹھیک کر لیں گے مگر انصار اللہ کس پر انحصار کر سکتے ہیں۔ وہ اگر اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی سے کام لیں گے اور اگر دین کی محبت اپنے نفوس میں اور پھر تمام دنیا کے قلوب میں پیدا کرنے میں کامیاب نہ ہوں گے۔ وہ اگر احمدیت کی اشاعت کو اپنا اولین مقصد قرار نہ دیں گے اور وہ اگر اس حقیقت سے اغماض کر لیں گے کہ انہیں نے اسلام کو دنیا میں پھر زندہ کرنا ہے۔ تو انصار اللہ کی عمر کے بعد اور کون سی عمر ہے جس میں وہ یہ کام کریں گے'' (سوانح فضل عمر جلد سوم صفحہ 40 بحوالہ الفضل 17 نومبر 1943)

مجلس انصار اللہ کی جو ذمہ داریاں ہیں ان کو دیکھا جائے تو اس کا ہر ممبر ایک اہم اور امتیازی حیثیت کا مالک ہے۔ کیونکہ وہ قائد ہے اپنے پیچھے آنے والی نسل کا وہ گائیڈ ہے اس نسل کا جو اس کے پیچھے پیچھے آ رہی ہے۔ اس کی نظریں آپ پر لگی ہوتی ہیں۔ اس لئے آپ اس مقام کو سمجھتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں اور امام وقت کو آپ سے جو امیدیں ہیں ان پر پورا اترنے کی کوشش میں اپنی تمام تر صلاحیتوں کا استعمال کریں۔ اپنی اولادوں کو اپنے ماحول اور اپنے اردگرد کے افراد کو نمازوں کے اہتمام اور پابندی کی طرف توجہ دلائیں۔ نماز تہجد کی ادائیگی آپ کا اپنا معمول تو ہوگا ہی اپنی اولادوں کو بھی اس کا عادی بنانے کی کوشش کریں۔ پنج وقتہ نمازوں کو التزام سے ادا کرنے اور روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے کی خود بھی کوشش کیا کریں اور اپنی اولاد کو بھی اس کا عادی بنائیں کہ یہ انصار اللہ کی بنیادی ذمہ داریوں میں سے ایک اہم ذمہ داری ہے۔ پھر بنی نوع انسان کی ہمدردی اور خدمت خلق کے کاموں میں کبھی سست نہ ہوں امن اور صلح جوئی اور محبت اور بھائی چارے کی فضا کے قیام کیلئے کوشش کرتے رہیں اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی خوبصورت تعلیم جو ضمانت ہے امن وآشتی کی اس کی اشاعت کیلئے ہمیشہ مصروف عمل رہیں۔

بھارت کی سرزمین ولیوں اور رشیوں اور گوروکی بانیوں کی سرزمین ہے۔ امن وآشتی کیلئے خدا کی نگاہ انتخاب اس سرزمین پر پڑی جو اس کی اہمیت اور عظمت پر دلالت کرتا ہے۔ خدا کا رسول اس آخری زمانے میں یہاں بھیجا گیا اسلام اور توحید کی اشاعت کا جو جوش اور تڑپ حضرت مسیح موعودؑ کے دل میں تھی وہ جوش اور تڑپ اپنے دل میں پیدا کریں۔ اور توحید کی اشاعت اور امن عالم کے قیام اور بنی نوع کی ہمدردی کی ایک جوت اپنے دل میں جگائیں اور اس لو کو پھر کبھی بجھنے نہ دیں اور اس جوت کو اپنی اولادوں اور نسلوں میں منتقل کرتے چلے جائیں۔ اور انہیں نصیحت کرتے چلے جائیں کہ دیکھو یہ وہ مقدس شمع ہے جس کو تم نے کبھی بجھنے نہیں دینا۔ اگر وہ اس شمع نور کے امین بنے رہیں گے تو خدا خود اس کی حفاظت کرے گا اور خدا کبھی اسے بجھنے نہیں دے گا۔ اور انشاء اللہ یہ لو بلند سے بلند تر ہوتی چلی جائے گی جو بالآخر تمام عالم کو گھیر لے گی اور تمام اندھیروں کو اجالوں میں بدل دے گی۔ اور دنیا میں ایک دفعہ پھر امن وآشتی کا دور دورہ ہوگا۔ انشاء اللہ

پس ان سب باتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے میرے خطبات اور خطابات کی روشنی میں اپنا لائحہ عمل بنائیں اور پھر مقدور بھر اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ آپ کی ہر کاوش اور ہر تدبیر امام کے تابع ہونی چاہیئے اور ہمیشہ الامام جنۃ یقاتل من ورائہ کا ارشاد نبویؐ آپ کے پیش نظر رہنا چاہیئے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ امام اور خلیفہ کی ضرورت یہی ہے کہ ہر قدم جو مومن اُٹھاتا ہے اس کے پیچھے اٹھاتا ہے اپنی مرضی اور خواہشات کو اس کی مرضی اور خواہشات کے تابع کرتا ہے اپنی تدبیروں کو اس کی تدبیروں کے تابع کرتا ہے اور اپنے سامانوں کو اس کے سامانوں کے تابع کرتا ہے۔ اگر اس مقام پر مومن کھڑے ہو جائیں تو ان کیلئے کامیابی اور فتح یقینی ہے۔ (الفضل ۴ ستمبر 1937)

خدا تعالیٰ آپکے ساتھ ہو اور آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے اور آپکی زندگیوں میں برکت ڈالے اور ہر جگہ وہ آپکا محافظ ہو آمین۔

والسلام
خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

QND-4234
07-10-12

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لندن/ 6-10-2012

پیارے خدام بھائیو اور اطفال الاحمدیہ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے معلوم ہوا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا سالانہ اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔اللہ تعالیٰ یہ انعقاد آپ سب کے لئے خیر وبرکت کا باعث بنائے۔آمین۔

اس موقعہ پر آپ کے لئے میرا پیغام یہ ہے کہ خدام الاحمدیہ جماعت احمدیہ کا وہ طبقہ ہے جنہوں نے یہ عہد کیا ہوا ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے اور اس کی خاطر اپنی جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کریں گے ۔خلافت احمدیہ کی بقا اور اس کے قائم رکھنے کے لئے ہر قربانی پر مستعد رہیں گے۔خلیفہ وقت کا ہر معروف حکم جو درحقیقت **فاستبقوا الخیرات** پر توجہ دلانے والا ہوتا ہے اس پر عمل کرنے کے لئے ساری قوتیں صرف کر دیں گے۔آپ اپنے اس عہد کی طرف ہمیشہ توجہ رکھا کریں۔خدا تعالیٰ کا ہم پر ایک بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے ہماری رہنمائی کرتے ہوئے ہمیں اس راستے پر ڈال دیا جو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کا راستہ ہے اور وہ نیکیوں میں آگے بڑھنے کا مطمح نظر ہے اور یہ ایسا گُر ہے کہ جس پر چل کر ہماری جماعتی ترقی اور قومی ترقی کی رفتار بھی ہزاروں گنا ہو سکتی ہے۔آج سے چودہ سو سال قبل بھی قومی اور جماعتی ترقی کا عقلوں کو حیران کر دینے والا جو انقلاب رونما ہوا تھا اور جس سے آدھی دنیا میں توحید اور اسلام کا جھنڈا لہرانے لگا تھا۔اس میں ایک حصہ ان نوجوانوں کا بھی تھا جنہوں نے اس بنیادی گُر کو سامنے رکھا اور یہ نہیں دیکھا کہ آگے بڑھنا بڑوں اور بوڑھوں کا کام ہے بلکہ ان نوجوانوں نے اسلام کی خوبصورت تعلیم کو عملی رنگ میں اپنی زندگیوں میں ڈھالا اور اعلیٰ سے اعلیٰ معیاروں کے حصول کے لئے کوشش کرتے رہے۔انہوں نے نیکیوں میں سبقت لے جا کر اسلام کے حق میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہونے کا کردار ادا کیا۔

پس اے مسیح محمدی کے نوجوانو! آج اس زمانے میں اسلام کی فتح اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے ہاتھ پر مقدر کر دی ہوئی ہے۔اس فتح کو قریب سے قریب تر لانے کے لئے نوجوانوں کو قرون وسطیٰ کے نوجوان صحابہ جیسا کردار ادا کرنا ہوگا۔اپنی زندگیوں میں ایک پاکیزہ انقلاب لانا ہوگا۔اپنے اندر ایک نیک تبدیلی پیدا کرنی ہوگی۔امانت، دیانت، ایفائے عہد، خوش خلقی، راست گوئی، جرأت، محنت اور نیک کردار جیسی خوبیوں کو اپنی زندگیوں میں اپنانا ہوگا اور عبادت وریاضت کو اپنا شیوہ بنانا ہوگا کہ آج ہمارے دلائل اور ہمارے ہتھیار ہماری دعائیں اور ہمارے اخلاق فاضلہ ہی ہیں۔

قادیان کی مقدس بستی میں خدا نے اس زمانے کے امام کو مبعوث کیا۔آپ خوش قسمت ہیں کہ اس مقدس بستی کے اس مقدس سرزمین کے باسی ہیں لیکن یہ خوش نصیبی آپکی ذمہ داریوں میں بھی اضافہ کر رہی ہے۔اس زمانہ کے امام نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے، ساری دنیا میں امن وآشتی کی خوبصورت اسلامی تعلیم کو پھیلانے کے لئے ہمیں تلوار کے جہاد کی طرف نہیں بلایا بلکہ ہمیں اپنے نفسوں کے اندر نیک تبدیلی پیدا کرنے اور اپنی زندگیوں میں ایک نیک انقلاب پیدا کرنے کے جہاد کی طرف بلایا ہے۔پس اپنی حالتوں میں پاک تبدیلی پیدا کرتے ہوئے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دین کے محافظ بن جائیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پاکیزہ اور مطہر زندگی کا مطالعہ کریں اور ہمیشہ اپنی زندگیوں کو اس کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتے رہیں کہ آپ اسلام واحمدیت کی خوبصورت تعلیم کا چلتا پھرتا نمونہ ہیں۔آج دنیا میں اگر ایک طرف اسلام کے خلاف منصوبہ بندیاں ہیں تو دوسری طرف دنیا کا ایک حصہ اسلام کو سمجھنا بھی چاہتا ہے۔آج دنیا کو اسلام کی تعلیم کو سمجھنے کی ضرورت ہے تا کہ دنیا میں امن قائم ہو سکے ۔یاد رکھیں کہ دنیا کی تقدیریں آج خلافت احمدیہ اور جماعت احمدیہ کے ساتھ وابستہ ہیں اور اس پہلو سے آپ دنیا کی امیدوں کا مرکز بننے والے ہیں۔اس لئے اپنے اس عظیم مقام کو پہچانیں اور اپنی اس خوش نصیبی پر ناز کریں لیکن عجز وانکسار کے ساتھ، نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھنے کے عزم کے ساتھ، دینی ودنیاوی تعلیم میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام حاصل کرنے کے ساتھ۔اللہ آپ کو اس کی توفیق دے۔آمین۔پس اپنے علم ومعرفت میں اضافہ کرتے ہوئے، اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے ایک نیا عزم لے کر یہاں سے واپس جائیں اور جو ذمہ داریاں آپ نوجوانوں پر ہیں ان کو ادا کرنے کا عزم لے کر یہاں سے جائیں۔قادیان ایک مقدس اور بابرکت بستی ہے یہاں جتنے دن آپ کا قیام ہو اس میں سے زیادہ سے زیادہ وقت ان مقدس اور بابرکت جگہوں پر دعائیں کرتے ہوئے گزاریں جو مسیح پاک علیہ السلام کا مسکن تھی۔پھر خلیفہ وقت کے خطبات اور ان کے خطابات پوری توجہ کے ساتھ سنیں اور انہیں اپنی زندگیوں کے لئے مشعل راہ بنائیں اور ان کی تجویز کردہ سکیموں اور بیان کردہ تدبیروں کے مطابق لائحہ عمل بنائیں اور یقین رکھیں کہ خدا تعالیٰ نے ترقیات اور فتوحات کے جو وعدے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے ہیں وہ پوری ہو کر رہیں گی۔انشاء اللہ۔

حضرت مصلح موعودؓ بانی مجلس خدام الاحمدیہ انہیں خدائی وعدوں کی نوید مسرت دیتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں

”خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ تمہیں بڑھائے گا، ترقی دے گا اور تمہارے ذریعہ اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام کو بلند کرے گا۔یاد رکھو کہ خدا کا وعدہ کبھی جھوٹا نہیں ہوتا خواہ ساری دنیا اکٹھی ہو کر زور لگائے پھر بھی خدا کی بات پوری ہوگی اور ضرور ہوگی۔پس خدائی وعدہ پر یقین رکھو اور اس دن کو دور نہ سمجھو جب ساری دنیا اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی۔لیکن اس کے لئے ضرورت ہے اخلاص کی، ضرورت ہے تقویٰ کی۔ایسا اخلاص اور ایسا تقویٰ جس کے بعد تمہاری ہر حرکت وسکون خدا کے لئے ہو جائے۔اگر تم ایسا اخلاص اور ایسا تقویٰ پیدا کر لو گے تو تمہاری زبان تمہاری زبان نہیں بلکہ خدا کی زبان بن جائے گی۔تمہارے ہاتھ تمہارے نہیں بلکہ خدا کے ہاتھ ہو جائیں گے۔اگر تم پر کوئی حملہ کرے گا تو تمہارے بجائے خدا اُس حملہ کا جواب دے گا اور جس کی طرف تم آنکھ اُٹھاؤ گے خدا تم سے بھی پہلے اپنی آنکھ اُدھر اُٹھائے گا۔پس اصل ضرورت یہ ہے کہ تم اپنے اندر اتنی تبدیلی پیدا کرو کہ تمہارا ہر قدم خدا تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت اور اس کی متابعت میں اُٹھے تب تمہارا ہر فعل خدا کا فعل بن جائے گا اور تم یہ محسوس کرو گے کہ اب تم خدا کی گود میں ہو اور وہی ہر وقت تمہاری حفاظت کر رہا ہے۔“

(مشعل راہ جلد اوّل صفحہ نمبر 812-813)

خدا تعالیٰ آپ کا حامی وناصر ہو۔آپ دنیا میں بھی اپنا نام روشن کریں اور دین کے بھی آپ ستارے بنیں۔آپ کے وجود خلیفہ وقت کی آنکھوں کے ٹھنڈک بنیں اور خدا کی بارگاہ میں آپ کا مقبولین کے زمرہ میں شمار ہو۔آمین۔

والسلام

خاکسار

QND-4233

07-10-12

خلیفة المسیح الخامس

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دُعا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانوں میں سے ایک یہ بھی بہت بڑا احسان ہے ہم پر کہ دعاؤں کو مانگنے کے ہمیں طریقے بھی سکھائے۔ایک دعا کا ذکر احادیث میں اس طرح ملتا ہے جو دراصل تو ہمارے لئے ہی ہے۔ہم میں سے ہر ایک کو یہ دعا کرنی چاہئے۔حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کیا کرتے تھے کہ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَا یَسْمَعُ وَمِنْ نَّفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ ھٰؤُلَآءِ الْاَرْبَعَةِ۔کہ اے اللہ مَیں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسے دل سے جو خشوع نہیں کرتا اور ایسی دعا سے جو سنی نہیں جاتی اور ایسے نفس سے جو سیر نہیں ہوتا اور ایسے علم سے جو نفع رساں نہیں ہے۔میں تجھ سے پناہ چاہتا ہوں ان چاروں سے۔اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اس دعا کو سمجھنے والے بھی ہوں۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 3/اگست 2012ء)

استخارہ کرنے کا اصل طریقہ

حضرت امیر المؤمنین خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دورہ جرمنی ۲۰۱۲ مورخہ ۲۷ مئی ۲۰۱۲ کو بچوں کی مجلس سوال وجواب میں فرمایا:۔

”ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ **استخارہ کرنے کا اصل طریقہ کیا ہے؟** اس پر حضور انور نے فرمایا پہلی بات تو یہ ہے کہ استخارہ کو سمجھو۔جو بھی کام کرنے لگے ہو اللہ تعالیٰ سے خیر مانگو۔اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اس کام کی خیر مانگنا کہ اللہ کے نزدیک یہ بہتر ہے تو میرے حق میں ہو جائے۔

دوسرا یہ ہے کہ رات کو سونے سے قبل دو نفل پڑھو۔زیادہ لمبی دعائیں نہیں بتاتا۔دو نفل پڑھو اور اس میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اور استخارہ کر کے سو جاؤ اور کئی دن تک کرو، بعض لوگ چالیس دن بھی رکھتے ہیں۔بعض کو تو تیسرے، چوتھے دن بعض باتوں کی تسلی ہو جاتی ہے۔ضروری نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ خبریں پہنچائے۔خبریں پہنچانے کے لئے استخارہ نہیں ہوتا۔استخارہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے خیر مانگنا کہ جو کام میں کرنے جا رہا ہوں اس میں اگر میرے لئے خیر ہے تو میرے لئے آسانی کے سامان پیدا فرما۔“

(مطبوعہ: ۲۷ جولائی ۲۰۱۲ الفضل انٹرنیشنل ۲۰۱۲ صفحہ ۱۰)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعاموں کا سلسلہ اس سال ایک نئی شان سے یورپ میں بھی اور افریقہ میں بھی، امریکہ میں بھی اور ہندوستان میں بھی ہمیں نظر آیا۔ اور جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ میں بھی ہر ایک نے مشاہدہ کیا

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش جو جماعت احمدیہ پر ہو رہی ہے یہ ہمیں یہ حوصلہ دلاتی ہے، تسلی دلاتی ہے کہ ہم من حیث الجماعت اللہ تعالیٰ کے اُن بندوں میں شامل ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر اُس کے شکر گزار ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے لئے شکر گزاری کا حق تو ہم ادا نہیں کر سکتے لیکن کوشش ضرور کر سکتے ہیں اور ہمیشہ کرتے چلے جانا چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعاموں کو ہم حاصل کرنے والے بنتے چلے جائیں۔

مجموعی طور پر اللہ تعالیٰ کے بیشمار فضل اور احسانات ہوئے ہیں، جلسہ کی برکات کو یہاں شامل ہونے والوں نے محسوس کیا جیسا کہ مَیں نے کہا اور دنیا میں ایم ٹی اے یا انٹرنیٹ کے ذریعہ شامل ہونے والوں نے بھی محسوس کیا۔ اللہ تعالیٰ ان برکات کو ہمیشہ بڑھاتا چلا جائے اور ہمیں اُن لوگوں میں شامل فرمائے جو اُس کے حقیقی شکر گزار ہوتے ہیں۔

جلسہ سالانہ برطانیہ کے نہایت کامیاب وبابرکت انعقاد پر شکر گزاری کے مضمون کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بعض کمیوں کو دور کرنے اور انتظامات کو مزید بہتر بناتے چلے جانے کے لئے اہم نصائح۔

مکرم ماسٹر ملک محمد اعظم صاحب مرحوم اور مکرم محمد نواز صاحب ابن مکرم احمد علی صاحب اور مکرمہ موے مریم کوریا باہ کی وفات پر ان کا ذکر خیر اور ملک محمد اعظم صاحب کی نماز جنازہ حاضر اور دیگر دونوں مرحومین کی نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 14 رستمبر 2012ء بمطابق 14 رتبوک 1391 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ مورڈن۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل مورخہ 5 اکتوبر 2012 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

جماعت احمدیہ یوکے کے جلسہ سالانہ کا دنیا کو بڑا انتظار رہتا ہے۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے گزشتہ خطبہ میں بھی بتایا تھا کہ یہاں خلافت کی وجہ سے اس کی مرکزی حیثیت ہے۔ اور پھر جغرافیائی صورت کی وجہ سے دنیا کی اکثریت یہاں کے جلسے کے پروگراموں سے زیادہ فائدہ اُٹھا سکتی ہے۔ یوں تو جرمنی اور یورپ کے بعض ممالک بھی وقت کی لائن کے لحاظ سے اس کے قریب ترین ہیں لیکن لندن کے وقت کا اندازہ دنیا کو زیادہ ہے یا آسان سمجھا جاتا ہے کیونکہ ایک لمبا عرصہ انگریزوں نے دنیا کے بہت سارے ممالک میں حکومت بھی کی ہے۔ پھر لندن ایک ایسی جگہ ہے جہاں لوگوں کا آنا بھی آسان ہے۔ اور وہ نسبتاً آسانی سے آ جاتے ہیں۔ اور پھر یہاں کی یہ بھی اہمیت ہے کہ اس آسانی سے آنے کی وجہ سے بین الاقوامی نمائندگی بھی یہاں زیادہ ہوتی ہے۔

بہر حال یوکے کے جلسہ سالانہ کی اہمیت اپنی جگہ واضح ہے اور ہم نے دیکھا کہ گزشتہ دنوں اتوار کو یہ جلسہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وخوبی اپنے اختتام کو پہنچا۔ الحمد للہ۔ جلسہ کے بعد کے خطبہ میں مَیں عموماً دو مضامین کا ذکر کرتا ہوں۔ ایک تو شکر گزاری کا مضمون ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری بھی ہوتی ہے اور کارکنوں کے لئے بھی شکریہ کا اظہار کیا جاتا ہے۔ دوسرے بعض کمیوں اور کمزوریوں کی طرف نشاندہی کی جاتی ہے۔ جن کے بارے میں جلسہ کے دوران پتہ لگتا ہے تا کہ آئندہ کے لئے بہتر صورتحال پیدا ہو سکے اور ان کمزوریوں کو دور کیا جا سکے۔

جہاں تک خدا تعالیٰ کی شکر گزاری کا سوال ہے، اس سال میں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ہر جگہ جماعت کو ایسے مواقع مہیا فرمائے جن سے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں اور ایسے طبقے میں جہاں اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانا مشکل نظر آتا ہے، وہاں بھی احمدیت کا پیغام پہنچانے کی جماعت کو توفیق ملی۔ اور میرے مختلف ممالک کے دوروں کے دوران اللہ تعالیٰ کے فضل کے نظارے ہم نے دیکھے جن کا ذکر میں دوروں کے دوران اور اس کے بعد کے خطبات میں کر چکا ہوں۔

بہر حال اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعاموں کا یہ سلسلہ اس سال ایک نئی شان سے یورپ میں بھی اور افریقہ میں بھی، امریکہ میں بھی اور ہندوستان میں بھی ہمیں نظر آیا۔ اور جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ میں بھی ہر ایک نے مشاہدہ کیا اور محسوس کیا اور ان فضلوں کو حاصل کرنے والے بھی بنے۔ ہر دن اور ہر موقع شکر گزاری کی نئی راہیں ہمیں دکھاتا ہے۔ پس ہمیں چاہئے کہ شکر گزاری کی ان راہوں پر چلنے والا بنیں۔ ہر انعام وفضل اور اللہ تعالیٰ کی جماعت کے لئے تائید ونصرت ہمیشہ ہمیں شکر گزاری کی نئی منزلیں دکھانے والا بھی ہو۔ اور ہم اُس شکر گزاری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے مزید انعاموں اور فضلوں کے وارث بننے والے ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ اگر شکر گزار بنو گے تو اور انعامات ملیں گے۔ فرمایا لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ (ابراہیم: 8)۔ اللہ تعالیٰ تو نوازتا ہے اور نوازنے کے موقعے عطا فرماتا ہے۔ یہ انسان ہے جو ناشکری کی وجہ سے بعض دفعہ اللہ تعالیٰ کے انعامات سے محروم رہ جاتا ہے۔ پس یہ شکر گزاری بھی انسان کو ہی فائدہ دیتی ہے جو ایک مومن اللہ تعالیٰ کی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو غنی ہے، بے احتیاج ہے، نہ ہی اُسے کسی کی مدد کی ضرورت ہے، نہ ہی کسی انعام کی ضرورت ہے، نہ ہی بندوں کے شکریہ کی ضرورت ہے۔ وہ تمام تر دولتوں اور طاقتوں کا مالک ہے۔ پس ایسی ہستی کو ہماری شکر گزاری یا ہمارے شکر گزار ہونے کی کیا ضرورت ہے؟ لیکن اللہ تعالیٰ جب انسانوں پر اپنا فضل نازل فرماتا ہے تو یہ بھی دیکھتا ہے کہ وہ شکر گزار بھی ہوتے ہیں یا نہیں۔ اگر شکر گزار ہو جائیں تو فضل بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ قرآنِ کریم میں مثلاً حضرت سلیمان کے حوالے سے بھی اس کو اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل کو دیکھ کر کہا کہ لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ۔ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ (النمل: 41) تا کہ وہ مجھے آزمائے مَیں شکر کرتا ہوں یا ناشکری کرتا ہوں۔ اور جو شکر کرے وہ اپنی جان کے فائدے کے لئے ایسا کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو یقینا میرا ربّ بے نیاز ہے اور صاحبِ اکرام ہے۔ وہی ہے جو فضل فرمانے والا ہے۔ پس یہ شکر گزاری انعامات لینے اور اعلیٰ خُلق کے اظہار سکھانے کے لئے ہے۔ شکر کرو گے تو اَور انعامات ملیں گے۔ تمہارے اخلاق بہتر ہوں گے۔ لیکن ایک دنیا دار انسان کی یہ بدقسمتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو خوشی اور انعامات کے وقت بھول جاتا ہے۔ پہلے اللہ یاد رہتا ہے اور جب مل جائے تو بھول

جاتا ہے۔بعض دفعہ نفس کہتا ہے کہ یہ سب کامیابی تمہاری محنت کی وجہ سے ہوئی ہے۔تمہاری اچھی پلاننگ کی وجہ سے ہوئی ہے۔تمہارے کام کرنے والوں کی ٹیم کی وجہ سے ہوئی ہے۔اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے قَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ (سبا:14) کہ میرے بندوں میں سے بہت کم شکر گزار ہوتے ہیں۔

لیکن حقیقی مومن یقیناً اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوتا ہے۔ہم احمدی جنہوں نے زمانے کے امام کو مانا ہے،ہم تو اللہ تعالیٰ کے اُن بندوں میں ہیں جو خدا تعالیٰ کے شکر گزار ہیں اور ہونا چاہئے۔ ہر فضل پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پڑھتے ہیں اور اُس کامیابی کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ مَیں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے افسران سے لے کر عام کارکن تک کئی ایسے مخلص دیکھے ہیں جو بڑے جذباتی انداز میں آنکھوں سے آنسو بہاتے ہوئے اپنی کامیابی کو، کام کی بہتری کو اللہ تعالیٰ کے فضل کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

پس جب تک ہم میں ایسے عبدِ شکور پیدا ہوتے رہیں گے اور ہم عبدِ شکور بنے رہیں گے تو ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو برستا دیکھتے رہیں گے۔ ہماری زبانیں جب تک اَلحَمدُ لِلّٰہ کے الفاظ سے تَر رہیں گی اور ہمارے دل اُس کے فضلوں پر اُس کے حضور سجدہ ریز رہیں گے، ہم اللہ تعالیٰ کے انعاموں کے وارث بنتے چلے جائیں گے۔

پس ہر کارکن، ہر افسر اور جلسہ میں شامل ہونے والا ہر احمدی اور ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دنیا میں جلسہ میں شامل ہونے والا ہر احمدی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے ترانے گائے، اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کرتے ہوئے سجدہ ریز ہو جائے۔جس خلوص سے ہمارے سجدے ہوں گے اور ہم سجدے کرنے والے بنیں گے اور شکر گزار ہوں گے تو اُسی قدر شدت سے اللہ تعالیٰ کے انعامات کی ہم پر بارش ہو گی، اُسی تیزی سے ہمارے قدم ترقی کی طرف بڑھتے رہیں گے۔اللہ تعالیٰ کی صفات کا ہمیں ادراک ہو گا۔اُن کا فیض ہم پر جاری ہو گا اور یوں اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر کا ایک نیا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔

اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ شکر کرنے والے نئے سے نئے نشانات دیکھتے ہیں۔آج ہم کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش اور نشانات کا سلسلہ جماعت احمدیہ ہی دیکھ رہی ہے۔ ورنہ جماعت احمدیہ کی مخالفت کی جو انسانی کوششیں ہیں اور جو عددی برتری ہمارے مخالفین ہم پر رکھتے ہیں، جو دولت کے ذخائر ہمارے مخالفین کے پاس ہیں، جو مالی وسائل، مادی وسائل اُن کے ہیں۔جس طرح حکومتیں ہمیں ختم کرنے پر کمر بستہ ہیں اور کوششیں کر رہی ہیں، جس طرح اللہ اور رسول کے نام پر بے علم عوام کو ہمارے خلاف بھڑکایا جاتا ہے اور خاص طور پر پاکستان میں تو یہ انتہا ہوئی ہوئی ہے، گویا کہ اس وقت مخالفینِ احمدیت کوئی بھی دقیقہ احمدیت کو ختم کرنے کا نہیں چھوڑ رہے۔اگر اللہ تعالیٰ کا مسلسل فضل اور نشانات کا سلسلہ نہ ہوتا تو یہ دنیاوی کوششیں کب کی جماعت کو ختم کر چکی ہوتیں۔ یہ کم عقل نہیں سمجھتے کہ اس زمانے میں شکر گزاروں کی یہی ایک جماعت ہے جو جب اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دیکھتے ہوئے شکر گزاری کے جذبات سے سجدہ ریز ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو مزید کھینچ لاتی ہے اور جب سجدے سے سر اُٹھا کر ان فضلوں کو دیکھتی ہے تو دوبارہ حمد و شکر کے جذبے سے سجدہ ریز ہو جاتی ہے۔ یہی اُسوہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے پیش فرمایا ہے کہ اس طرح شکر گزاری کرو۔اور پھر اللہ تعالیٰ جو نہ ختم ہونے والے خزانوں کا مالک ہے، وہ اپنے انعاموں کو بھی اتارتا چلا جاتا ہے۔پس یہ نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے جو جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے جاری ہے۔ کاش ہمارے مخالفین اس حقیقت کو سمجھ کر اللہ تعالیٰ سے مقابلہ کرنا چھوڑ دیں۔اس سال اللہ تعالیٰ نے انعامات کی جو بارش کی ہے، ان میں سے کس کس کا ذکر کیا جائے۔کہاں سے وہ زبانیں لائیں جو خدا تعالیٰ کی شکر گزاری کا حق ادا کر سکیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک فقرہ ہے کہ:

وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

پس اللہ تعالیٰ کے لئے شکر گزاری کا یہ حق تو ہم ادا نہیں کر سکتے لیکن کوشش ضرور کر سکتے ہیں اور ہمیشہ کرتے چلے جانا چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعاموں کو ہم حاصل کرنے والے بنتے چلے جائیں۔اللہ کرے کہ نسلاً بعد نسلٍ یہ اہم مضمون ہمارے ذہنوں میں رہے اور ہمارے عمل اس کا اظہار کرتے رہیں۔اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر ایک سرسری سی نظر بھی ہم ڈالیں تو ہمیں ایک لمبی فہرست شکریہ وصول کرنے کے لئے تیار کھڑی نظر آتی ہے، یا ہم سے مطالبہ کرتی ہے کہ ہم شکریہ ادا کریں۔کہیں رپورٹس سن کر اور پڑھ کر ہمیں جماعت کے تحت چلنے والے سکولوں اور ہسپتالوں کی ترقی شکر گزاری پر مجبور کرتی ہے۔کہیں ہمیں ہسپتالوں سے شفا پانے والے غریبوں کے پُر سکون چہرے اور جماعت کے لئے دعائیہ الفاظ شکر گزاری کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔کہیں خدمتِ انسانیت کے تحت غریبوں کو پینے کا پانی مہیا ہونے پر غریب بچوں کے چہروں کی خوشی اللہ تعالیٰ کی حمد کی طرف لے جاتی ہے۔سات آٹھ سال کے ان بچوں کی خوشی جو اپنے گھروں کے استعمال کے لئے دو تین میل سے پانی لاتے تھے لیکن اب اُن کو اُن کے گھروں کے دروازوں پر پانی مہیا ہو گیا ہے اور اس پر وہ جماعت کا شکر گزار ہوتے ہیں تو پھر جماعت اس بات پر اللہ تعالیٰ کی شکر گزار ہوتی ہے۔ جب ہم کہیں جماعتی ترقی کی رپورٹ سنتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو عطا ہونے والے مشن ہاؤسز اور مساجد پر اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہوتے ہیں۔کہیں ہم ایمان میں ترقی کے حیرت انگیز واقعات سن کر اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے اُس کے آگے سجدہ ریز ہوتے ہیں۔کبھی ہم تکمیلِ اشاعتِ دین کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہیا کردہ نظام اور اُس سے بھرپور فائدہ اُٹھانے پر اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوتے ہیں کہ اس زمانے میں اُس نے جماعت کو کیسی کیسی سہولتیں مہیا فرما دی ہیں جن کا تصور بھی آج سے بیس تیس سال پہلے ممکن نہیں تھا۔کبھی ہم اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد و تعریف کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر سال کوئی نہ کوئی نیا ملک عطا فرما رہا ہے جہاں احمدیت کا پودا لگ رہا ہے اور ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس الہام کے پورا ہونے کو دیکھ رہے ہیں اور اس کے مصداق بن رہے ہیں کہ مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔کبھی ہم لاکھوں کی تعداد میں سعید روحوں کے احمدیت قبول کرنے پر سجدہ شکر بجا لا رہے ہوتے ہیں کہ ایک طرف تو مخالف نے طوفانِ بدتمیزی برپا کیا ہوا ہے، لیکن اُنہی میں سے ایسے لوگ بھی پیدا ہو رہے ہیں جن میں سے قطراتِ محبت ٹپک رہے ہیں اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے عاشقِ صادق پر بھی درود بھیج رہے ہیں اور کوئی ظلم اور مخالفت اُنہیں حق قبول کر سکنے سے نہیں روک سکی۔

پھر اس سال جلسہ کی حاضری کا خوف تھا کہ شاید گزشتہ سالوں کی نسبت نصف حاضری ہو گی کیونکہ سکول کھل گئے تھے، والدین کی مصروفیت ہو گئی تھی، وہ نہیں آ سکتے تھے۔لیکن اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی فضل فرمایا اور ہمیں شرمندہ کیا کہ تم جماعت کے افراد کے اخلاص و وفا کو انڈر ایسٹیمیٹ (Under Estimate) کر رہے ہو۔

پس کس کس طرح اللہ تعالیٰ کا ہم شکر کریں۔ ہر کارکن اور ہر شامل ہونے والا اس بات پر بھی اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہے کہ جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا بلکہ بعض تو ہمیں لکھتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ گزشتہ سالوں کی نسبت زیادہ بہتر لگا ہے اور ہر لحاظ سے زیادہ بہتر لگا ہے۔ پس یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ یہ سب کچھ دیکھ کر ہم عبدِ شکور نہ بنیں۔اور پھر اس بات پر بھی ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں کہ عمومی طور پر ہر شاملِ جلسہ صحت کی حالت میں رہا اور خیریت سے اپنے اپنے گھروں کو واپس پہنچا۔ یہ تو چند باتیں میں نے بیان کی ہیں، ان کی تفصیلات میں جاؤں تو کافی وقت چاہئے۔اللہ تعالیٰ کے ہم پر جو فضل ہو رہے ہیں اس کے لئے صفحات کے صفحات بھر سکتے ہیں۔غرض کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ایک سلسلہ ہے جو ہمیں شکر گزاری پر مجبور کرتا ہے، ہمیں شکر گزاری کا ادراک عطا کرتا ہے۔ یہ تو شکر گزاری کا وہ مضمون ہے جو انتظامیہ کے لئے بھی ہے، کارکنوں کے لئے بھی ہے اور ہر شاملِ جلسہ کے لئے بھی ہے کہ اگر اُس کا حقیقی عبد اور اُس کا حقیقی بندہ بننا ہے تو اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بنیں۔

جلسہ کے دنوں میں ایک ایسا سلسلہ بھی چلتا ہے جو بندوں کو بندوں کا شکر گزار بنانے والا ہوتا ہے اور ہونا چاہئے اور اس میں کارکنان اور کارکنات جو جلسہ کے کام کر رہے ہوتے ہیں وہ شامل ہیں۔جن میں مختلف شعبہ جات کے کارکنان ہیں جو ہمارے مہمانوں کے لئے رہائشی سہولتیں مہیا کرتے ہیں، نہانے دھونے کی سہولت مہیا کرتے ہیں، ٹرانسپورٹ کی سہولت بھی مہیا کرتے ہیں، کھانے پکانے کی سہولت بھی مہیا کرتے ہیں، کھانا کھلانے کی سہولت بھی مہیا کرتے ہیں۔ پھر کھانے کے بعد کی صفائی کا انتظام ہے اُس کی سہولت مہیا کرتے ہیں۔حفاظت کے انتظام کرتے ہیں۔اس کے لئے خدام الاحمدیہ ہر وقت مستعد رہتی ہے۔اس مرتبہ مجھے نئے آنے والے مہمانوں، جن میں غیر از جماعت اور بعض ملکوں کی بڑی شخصیات بھی تھیں، کے علاوہ ہر سال آنے والے بعض مہمانوں نے بھی بتایا کہ عمومی طور پر جلسہ سالانہ کا انتظام گزشتہ سال کی نسبت بہت بہتر تھا۔اس پر ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بھی ہیں اور اُن کارکنوں کے بھی شکر گزار ہیں جنہوں نے اس کو بہتر بنانے میں اپنا کردار ادا کیا۔کافی بہتری مختلف شعبہ جات میں اس سال آئی ہے۔

پس یہی چیز ہے جو ہمارا خاص نشان ہونی چاہئے کہ ہمارے انتظام میں ہر سال بہتری ہو۔انسانی کاموں میں کبھی یہ ضمانت نہیں دی جا سکتی کہ اس میں سو فیصد پرفیکشن (Perfection) آ جائے گی، درستگی آ جائے گی، سو فیصد بہترین ہو سکتے ہیں۔اور کوئی انسان بھی سو فیصد کامل نہیں ہو سکتا سوائے ایک انسان کے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے، کوئی ایسا انسان پیدا نہیں ہوا جو انسانِ کامل ہو۔لیکن آپؐ بھی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دینی معاملات میں تو کامل بنایا ہے، اُن دنیاوی معاملات میں نہیں جن میں اُس نے میری رہنمائی نہیں فرمائی۔

پس ایک انسان ہونے کی وجہ سے ہمارے کاموں میں کمیاں اور کمزوریاں تو ہوں گی لیکن اگر ہم ان کمزوریوں اور کمیوں کی اصلاح کے لئے تیار رہیں تو پھر ہمیشہ بہتری کی طرف ہمارے قدم بڑھتے رہیں گے۔ دنیا کو تو ہماری کوششیں یا ہمارے کام بہت اعلیٰ معیار کے لگتے ہیں لیکن ہمیں احساس ہونا چاہئے کہ بہتری کی گنجائش ہمیشہ رہتی ہے۔ نائیجیریا سے آئے ہوئے ایک چیف نے مجھے کہا کہ ان حالات میں جس طرح جلسہ کا ایک عارضی انتظام ہوا ہے، ایک پورا شہر بسایا جاتا ہے، اس سے زیادہ بہتری اور ہو ہی نہیں سکتی تھی۔ ہم اس بات پر اُس مہمان

Tanveer Akhtar 08010090714

Rahmat Eilahi 09990492230

ADEEBA APPAREL'S

Contact for all types Manufacturing of

SUITS & SHERWANI

House No. 1164, Gali Samosaan Farash Khana Delhi- 110006

کے شکرگزار تو ضرور ہیں اور اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا کرتے ہیں کہ محض اور محض اُس کے فضل سے مہمان ہم سے خوش گیا ہے۔ لیکن ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ ہماری انتہا تھی جو ہم نے حاصل کر لی۔ ہماری کوشش تو خوب سے خوب تر کی تلاش میں ہوتی ہے اور ہونی چاہئے۔

اس مرتبہ غیر ملکی مہمانوں کو جن میں ایک کثیر تعداد غیر از جماعت مہمانوں کی بھی تھی، بجائے کرائے پر جگہ لینے یا ہوٹل کا انتظام کرنے کے جامعہ احمدیہ یوکے کی نئی عمارت میں ٹھہرایا گیا تھا۔ جامعہ احمدیہ یوکے کی نئی عمارت بھی چند ماہ قبل ہی خریدی گئی ہے۔ یہ عمارت وسیع رہائشی انتظام کے علاوہ جگہ کے لحاظ سے بھی بہت خوبصورت مقام میں ہے۔ پہاڑیوں کے اوپر اور جنگل میں گھری ہوئی ہے لیکن آبادی کے بھی قریب ہے۔ پھر باہر سے آنے والوں کو عموماً مَیں کہا کرتا ہوں کہ اسے جا کر دیکھو۔ یہ جماعت کی ایک اچھی پراپرٹی بنی ہے۔ جو بھی یہ جگہ دیکھتا ہے تعریف کئے بغیر نہیں رہتا۔ یہ بھی اللہ کے انعاموں میں سے ایک انعام ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس سال جماعت پر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جگہ ہمیں غیر معمولی طور پر کم قیمت پر مل گئی۔ یہ جگہ ہوٹل کے طور پر بھی اور اسی طرح مختلف کانفرنسوں کے لئے بھی استعمال ہوتی تھی۔ اس لئے ہمارے رہائش کے مقصد کو بھی اس نے احسن طریق پر پورا کیا۔ بہر حال ہمارے تمام غیر از جماعت معزز مہمان جن میں بعض ملکوں کے وزیر بھی شامل تھے، یہاں ٹھہرے اور انتظام اور جگہ کی بہت تعریف کی۔ ان معزز مہمانوں نے اپنے تاثرات میں مجھے یہ بھی کہا کہ ایک بچے سے لے کر جو جلسہ گاہ میں پانی پلا رہا تھا، بڑے تک ہر ایک کو میں نے یا ہم نے خدمت پر کمربستہ اور خوش مزاج دیکھا۔ تو یہ ان لوگوں کے تاثرات ہیں۔ کارکنان کو بھی ان مہمانوں کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ انہوں نے اُن کی صرف اچھائیاں دیکھی ہیں۔ ہر ایک میں کچھ نہ کچھ کمزوریاں تو ہوتی ہیں لیکن یہ بھی مہمانوں کی وسعتِ حوصلہ ہے کہ انہوں نے اپنے میزبانوں کا شکریہ احسن رنگ میں ادا کیا ہے۔ اور شکریہ کے انتہائی جذبات کے ساتھ اظہار کیا ہے۔ ہمیشہ کی طرح اس سال بھی غیر از جماعت مہمان ہمارے نظام، جلسہ کے ماحول، لوگوں کے حسن سلوک سے بہت متأثر ہوئے ہیں۔ اس کے لئے بھی جہاں ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے، مَیں بھی کرتا ہوں اور ہر احمدی کو کرنا چاہئے، وہاں کارکنان کا بھی ہر شاملِ جلسہ کو شکریہ ادا کرنا چاہئے۔ مَیں بھی اُن کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے رات دن ایک کر کے اس جلسہ کے نظام کو خوب چلایا اور نبھایا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بہترین جزا دے۔

اسی طرح عمومی طور پر انتظامیہ کو ہر شامل جلسہ کا بھی شکر گزار ہونا چاہئے کہ انہوں نے جلسہ کے مقصد کو سمجھا اور کارکنان اور انتظامیہ سے تعاون کیا تا کہ یہ سارا نظام خوبصورتی سے اور بغیر کسی بڑے مسئلہ کے چلتا رہے۔ عام مہمانوں نے اس مرتبہ جن باتوں کی عمومی تعریف کی ہے وہ غسل خانوں وغیرہ کا صفائی کا بہترین نظام تھا۔ مجھے اکثر نے لکھا کہ غسل خانوں میں گرم پانی کی سہولت بھی بہت اچھی تھی۔ اس سے پہلے وہ گرمی میں بھی ٹھنڈے پانی سے نہاتے تھے تو سردی لگتی تھی لیکن اس دفعہ ٹھنڈ کے باوجود گرم پانی کی وجہ سے اچھی طرح نہا سکے۔ اس مرتبہ اس پر خاص توجہ افسر جلسہ سالانہ نے دی تھی کہ صفائی کے نظام کے لئے ایک علیحدہ اور بہتر نظامت قائم کی جائے۔ الحمد للہ کہ یہ تجربہ جو انہوں نے کیا تھا وہ کامیاب رہا۔ دوسرے جلسہ گاہ میں آواز کی بھی عمومی طور پر لوگوں نے تعریف کی ہے۔ آواز پہنچانے کا نظام ایسا ہے جو انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ اگر یہ صحیح نہ ہو تو جلسہ پر آنے کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اللہ اور رسول کی باتیں سننے کے لئے لوگ آتے ہیں، اگر وہ نہ ہو تو پھر شور شرابہ ہی ہوگا، ایک میلہ ہی ہوگا۔ مردوں کی طرف مارکی کے مین حصہ میں سے تو عمومی طور پر اس نظام کے تسلی بخش ہونے کی ہی اطلاع ہے۔ گو عورتوں کی طرف سے مجھے ابھی تک کوئی شکایت تو نہیں پہنچی لیکن عورتوں کے سیشن میں جب مَیں خود وہاں گیا ہوں تو سٹیج پر آواز پہنچنے کا نظام بہت خراب تھا۔ مجھے تو بالکل تلاوت یا نظم کی صحیح طرح سمجھ نہیں آئی۔ اس طرف آئندہ انتظامیہ کو توجہ دینی چاہئے۔ اسی طرح مردوں کے سٹیج پر بیٹھے ہوؤں میں سے ایک شکایت مجھے آئی ہے کہ سٹیج پر بعض تقاریر کی آواز صحیح نہیں آ رہی تھی،، گو شکایت کرنے والے نے یہ بھی لکھ دیا کہ شاید میرے کانوں کا قصور ہو۔ لیکن میرا خیال ہے کانوں کا قصور نہیں تھا، سٹیج پر بہر حال انتظام صحیح نہیں ہوتا۔ جس طرح مارکی کے باقی حصوں میں اچھی آواز پہنچانے یا مارکی سے باہر اچھی آواز پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے سٹیج پر بھی اچھی آواز کا انتظام ہونا چاہئے۔ اگر یہ انتظام نہیں کر سکتے تو پھر لوگوں کو، مرکزی نمائندوں کو بھی جو قریباً اڑھائی تین سو لوگوں کو سٹیج پر بٹھایا جاتا ہے یہ نہ بٹھایا کریں۔ وہ پھر سامنے بیٹھ کر اچھی طرح سنیں۔

اسی طرح بچوں کی مارکی میں ایسا انتظام ہونا چاہئے کہ کم از کم ایک حصہ میں تو ایسی اچھی آواز ہو کہ بچوں کی جو مائیں جلسہ سننا چاہتی ہوں وہ سن سکیں۔ عموماً یہ شکایت آتی ہے کہ بعض دفعہ شور کی وجہ سے بالکل آواز سمجھ نہیں آتی، حالانکہ لاؤڈ سپیکر کی آواز بہتر اور اونچی کی جا سکتی ہے۔ اس کے لئے اگر ٹیکنیکل مدد لینے کے لئے ضرورت ہے تو کسی پروفیشنل سے لینی چاہئے۔

ضمناً یہ بھی ذکر کر دوں کہ کینیڈا کے جلسہ پر آواز کے نظام کی طرف میں نے توجہ دلائی تھی تو عید کے موقع پر انہوں نے اُنہی ہالوں میں جن میں جلسہ منعقد ہوتا ہے عید کا بھی انتظام کیا ہوا تھا اور اب مجھے لوگوں کی طرف سے اور انتظامیہ کی طرف سے بھی وہاں سے اطلاع آئی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُن کے اس نظام میں بہت بہتری پیدا ہوئی ہے، تقریباً نوّے پچانوے فیصد اس کی اصلاح ہو چکی ہے۔ صرف اس لئے کہ میرے کہنے کی وجہ سے انتظامیہ کی اس طرف توجہ پیدا ہوئی ہے جو پہلے پیدا نہیں ہو رہی تھی۔ انہوں نے بہتر پروفیشنلز کے ذریعہ سے اس دفعہ کام کروایا اور اس کا فائدہ ہوا۔ پس آواز کا ایک بہت اہم شعبہ ہے۔ آواز کی کوالٹی پر بھی ہمیں بہت زور دینا چاہئے اور کبھی بھی اس پر کمپرومائز نہیں ہونا چاہئے۔ معمولی سی کمی کو بھی دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

مَیں نے کینیڈا کا اس لئے ذکر کر دیا کہ پہلے دو دفعہ اُن کا ذکر خطبوں میں آ چکا تھا جس کی وجہ سے انتظامیہ کافی پریشان تھی۔ اچھا کام کیا تو تھوڑی سی اُن کی تعریف بھی ہو جانی چاہئے۔

کھانے کا نظام بھی عموماً بہت اچھا رہا لیکن بعض دفعہ کھانا لیٹ ہو جاتا رہا ہے۔ میری اطلاع یہ ہے کہ ایک کھیپ نے کھانا کھا لیا تو دوسرے لوگوں کے آنے کے بعد کھانا آنے میں دیر ہو گئی، تقسیم میں دیر ہو گئی یا تیار نہیں تھے جو بھی وجہ تھی۔ افسر جلسہ سالانہ کو اس بارے میں تحقیق بھی کرنی چاہئے کہ کیوں ایسا ہوا اور اس کی طرف توجہ بھی دینی چاہئے۔ کھانا کھلانے والے تو اُسی وقت ہی کھانا کھلا سکتے ہیں اور مہمان نوازی کا حق ادا کر سکتے ہیں جب اُن کے پاس کھلانے کو بھی کچھ ہو۔ بیچارے نوجوان کارکن بعض دفعہ اس کمی کی وجہ سے خود بھی مہمانوں کے سامنے شرمندہ ہو رہے ہوتے تھے۔ اسی طرح کھانا کھلانے کی مارکی کی شکایت تو نہیں آئی لیکن ایک دن ایک کھانے کے وقت میں مَیں خود چیک کرنے چلا گیا تھا اور وہاں مَیں نے دیکھا کہ رَش کے وقت بمشکل لوگ کھڑے ہو کر کھانا کھا رہے تھے، ایک دوسرے میں بالکل پھنسے ہوئے تھے۔ جگہ تنگ تھی اور اس تنگ جگہ کی وجہ سے بعض دفعہ سالن وغیرہ بھی دوسروں کے کپڑوں پر گرنے کا احتمال ہوتا ہے جو ایک فریق کے لئے جہاں شرمندگی کا باعث بنتا ہے، وہاں بعض دفعہ بدمزگیاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس لئے انتظامیہ اس کو نوٹ کرے اور آئندہ کے لئے کھانے کی مارکی بڑی ہونی چاہئے۔ میزوں کا فاصلہ ذرا زیادہ ہونا چاہئے۔ ایسی بچت جس سے مہمان کو تکلیف ہو اس کا ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہے، نہ ایسی بچت کرنی چاہئے۔

لجنہ کی طرف سے عمومی طور پر تو بڑی اچھی رپورٹ ملی ہے لیکن لجنہ کی مہمان نوازی کا ایک شعبہ خاص طور پر وہ جو تبشیر کے زیرِ انتظام تھا اور ایک لحاظ سے یہ مرکزی تھا، اسے لوکل مقامی لجنہ کا نہیں کہا جا سکتا، اس کے متعلق مجھے رپورٹ ملی ہے کہ یہاں غلط قسم کی سختی کی گئی اور بدتمیزی کی گئی ہے جو غیر ملکی مہمانوں سے، خاص طور پر عربوں سے کی گئی۔ یہ شکایت ملی ہے کہ کھانا ڈالنے کے لئے آنے والیوں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا گیا۔ دعوت والے دن بھی جب تبشیر کی دعوت ہوتی ہے سنگاپور سے ایک مہمان آئی تھیں۔ اُسی وقت پہنچی تھیں یا کسی اور وجہ سے اُن کے ہاتھ میں بیگ تھا، وِیلر تھا تو اُن سے بدسلوکی کی گئی۔ آرام سے بھی سمجھایا جا سکتا تھا۔ اگر روکنا تھا تو شریفانہ طریقے سے کہا جا سکتا تھا کہ (وِیلر) اندر نہ لائیں یا ایک جگہ رکھ دیں۔ اُن سے لے کے رکھا جا سکتا تھا۔ بہر حال اس میں جلسہ سالانہ کی انتظامیہ سے زیادہ تبشیر کی انتظامیہ کا قصور ہے۔ اس لئے اُن کو بھی اس بارے میں اُن لوگوں سے معافی مانگنی چاہئے اور استغفار کرنی چاہئے۔

عربوں میں خاص طور پر زبان کا مسئلہ ہوتا ہے، دوسروں میں بھی، سنگاپور، انڈونیشیا وغیرہ سے یا دوسرے ملکوں سے بھی مہمان مرد عورتیں آتی ہیں، ہر جگہ جہاں زبان کا مسئلہ ہے، وہاں بڑی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک یہ شکایت جو پہلے بہت زیادہ ہوتی تھی، اس دفعہ تو اِکّا دُکّا ہی ہے کہ جب بعض مائیں اپنے بچوں کو مین مارکی میں لے آتی ہیں تو بجائے اس کے کہ ماؤں کو روکا جائے، ڈسپلن قائم کرنے والی عورتیں بچوں کو پکڑ کر گھسیٹ کر باہر لے جاتی ہیں۔ یہ نہایت غلط طریق ہے۔ تمام عمر کے لئے اس طرح بچے کو دہشت زدہ کرنے والی بات ہے۔ اور پھر اسی طرح جلسوں سے متنفر کرنے والی بات ہے۔ پانچ چھ سال کے بچے اگر مین مارکی میں آ بھی جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ عموماً اس عمر کے بچے شور نہیں کرتے یا ماں باپ کے کہنے پر، اِکّا دُکّا ہوں تو قابو میں آ جاتے ہیں، خاص طور پر لڑکیاں تو کافی شرافت دکھاتی ہیں۔ بہر حال اگر پھر بھی ان سے شور سنیں تو آرام سے ماؤں کو کہیں کہ بچے کو لے کر باہر چلی جائیں لیکن بچے پر ڈیوٹی والیوں کو کسی قسم کی سختی نہیں کرنی چاہئے۔ ہر حال میں ہر جگہ ہمارے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ ہونا چاہئے۔ تمام متعلقہ شعبہ جات ان کمزوریوں کا پتہ کروائیں جو اُن کے شعبوں سے متعلق تھیں اور پھر اُن کو نوٹ کریں، ریڈ بُک (Red Book) میں نوٹ کریں اور آئندہ کے لئے جب جلسہ سالانہ کے انتظامات کریں تو ان چیزوں کو سامنے رکھیں کیونکہ یہ جو ذرا ذرا سی بے احتیاطی ہے، اچھے بھلے کاموں پر پانی پھیر دیتی ہے۔ اگر ترقی کرنی ہے تو سنجیدگی سے توجہ کرنے کی ضرورت ہے اور ہم نے یقیناً ترقی کرنی ہے۔ پس انتظامیہ کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا سے جلسے کی مبارکباد کے جو خطوط مجھے آ رہے ہیں، ان میں ایم ٹی اے کے کارکنوں کے دنیا میں رہنے والے تمام احمدی بہت زیادہ شکر گزار ہیں کہ اُن کی وجہ سے انہوں نے جلسہ میں

منجانب:
ڈیکو بلڈرز
حیدرآباد۔
آندھرا پردیش

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
تیلگو اور اُردو لٹریچر فری دستیاب ہے
فون نمبر: 0924618281,04027172202
09849128919, 08019590070

شمولیت کی اور باقی پروگرام دیکھے اور اُن کو موقع ملا کہ وہ دیکھ سکیں۔ اس مرتبہ جلسے کی کارروائی کے علاوہ جلسے کے وقفے کے دوران میں جو پروگرام ہوئے ہیں، اُن کے معیار اور نفسِ مضمون کی بھی لوگوں نے بہت تعریف کی ہے۔ میں نے تو نہیں دیکھے لیکن میرا خیال ہے ریکارڈنگ دیکھوں گا کیونکہ کہتے ہیں بڑے متنوع قسم کے پروگرام تھے اور معیار بھی بہت اچھا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان تمام پروگرام بنانے والوں اور پروگرام میں شامل ہونے والوں کو جزا عطا فرمائے جنہوں نے ان دنوں میں دنیائے احمدیت کو ایم ٹی اے کے ساتھ چمٹائے رکھنے کی کوشش کی ہے۔

ایم ٹی اے العربیہ بھی اپنے لائیو پروگرام دیتا رہا ہے، اس کا بھی بڑا اچھا اثر رہا۔ اس مرتبہ جیسا کہ مَیں نے بتایا تھا کہ ایم ٹی اے کو انٹرنیٹ کے ذریعہ سے بھی وسعت دی گئی ہے اور رپورٹس کے مطابق تین لاکھ افراد سے زیادہ نے انٹرنیٹ کے ذریعہ سے جلسہ کا پروگرام دیکھا ہے۔

بہر حال مجموعی طور پر اللہ تعالیٰ کے بیشمار فضل اور احسانات ہوئے ہیں، جلسہ کی برکات کو یہاں شامل ہونے والوں نے محسوس کیا جیسا کہ میں نے کہا اور دنیا میں ایم ٹی اے یا انٹرنیٹ کے ذریعہ شامل ہونے والوں نے بھی محسوس کیا۔ اللہ تعالیٰ ان برکات کو ہمیشہ بڑھاتا چلا جائے اور ہمیں اُن لوگوں میں شامل فرمائے جو اُس کے حقیقی شکر گزار ہوتے ہیں۔ یہ برکات ہمیشہ رہنے والی ہوں اور آئندہ سال کا جلسہ سالانہ اس سے بھی زیادہ بڑھ کر برکات لانے والا ہو۔ آجکل دنیائے اسلام کے لئے بھی بہت دعاؤں کی ضرورت ہے۔ اسلامی ممالک اور امتِ مسلمہ کو بہت دعاؤں میں یاد رکھیں۔ یہ ایسے جال میں پھنس رہے ہیں اور پھنستے چلے جا رہے ہیں جو اپنے لالچوں کی وجہ سے بھی، خود غرضانہ مفادات کی وجہ سے بھی اور اسلام مخالف قوتوں کی وجہ سے بھی مسلمان اُمّہ کو ہر لحاظ سے بے دست و پا کر رہا ہے اور ان کو سمجھ نہیں آ رہی کہ ان کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ جان بوجھ کر فسادات کے مواقع پیدا کئے جاتے ہیں جس سے مسلمان بجائے ایک صحیح ردّ عمل دکھانے کے غلط ردّ عمل دکھا کر اپنے اوپر اور مصائب سہیڑ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہر طرح سے محفوظ رکھے۔ بہت زیادہ دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ مسلم اُمّہ کو بھی عقل دے کہ یہ بھی اُس تعلیم کے مطابق عمل کرنے والے ہوں جو اللہ اور اُس کے رسول نے ہمیں بتائی ہے۔

نمازوں کے بعد مَیں کچھ جنازے بھی پڑھاؤں گا۔ ایک تو جنازہ حاضر ہے جو مکرم ماسٹر ملک محمد اعظم صاحب کا ہے جو تعلیم الاسلام سکول کے ریٹائرڈ ٹیچر تھے۔ آجکل شیفیلڈ میں تھے۔ تہتر سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اپنے رشتے کے چچا کی تبلیغ کی وجہ سے بڑی تحقیق کر کے انہوں نے 1960ء میں احمدیت قبول کی اور پھر بجائے سرکاری نوکری کرنے کے کوشش کر کے ربوہ میں شفٹ ہوئے تا کہ جماعت کے سکول میں ملازمت کریں۔ پہلے جماعت کے پرائمری سکول میں رہے پھر ہائی سکول میں بطور استاد رہے۔ بہت نیک، دعا گو، تہجد گزار، مخلص فدائی احمدی تھے۔ مختلف جماعتی عہدوں پر انہوں نے خدمت کی توفیق پائی ہے اور اس وقت بھی چند سالوں سے شیفیلڈ میں آئے ہوئے تھے اور وہاں سیکرٹری وصایا تھے۔ تبلیغ کا بھی شوق تھا۔ ان کی والدہ اور بھائی بھی انہی کی تبلیغ سے احمدی ہوئے تھے۔ ربوہ کے ارد گرد بھی تبلیغ کے لئے جاتے تھے اور اللہ کے فضل سے کئی پھل انہوں نے حاصل کئے۔ تبلیغ کی وجہ سے ان کو مقدمات کا بھی سامنا کرنا پڑا لیکن اللہ تعالیٰ نے بری فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا بھی گہرا مطالعہ تھا۔ کہتے ہیں کہ جو ضرورت کے حوالے ہوتے تھے وہ زبانی یاد تھے۔ خلافت کے ساتھ محبت و عقیدت کا تعلق تھا۔ تین بیٹے اور دو بیٹیاں ان کی یادگار ہیں۔ ان کے ایک بھائی مکرم ملک محمد اکرم صاحب مانچسٹر میں ہمارے مبلغ سلسلہ ہیں۔

دوسرا جنازہ مکرم محمد نواز صاحب ابن مکرم احمد علی صاحب کا ہے۔ نواز صاحب کے والد احمد علی صاحب نے 1950ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ اَن پڑھ تھے لیکن بڑے فدائی تھے اور بڑے مخلص تھے۔ محمد نواز صاحب پولیس میں بطور کانسٹیبل ڈیوٹی دیا کرتے تھے اور جماعت سے بھی ان کا اور بچوں کا کافی تعلق ہے۔ گزشتہ روز یہ کراچی میں اپنی ڈیوٹی پر تھے اور موٹر سائیکل پر ڈیوٹی سے جا رہے تھے کہ نامعلوم دو موٹر سائیکل سواروں نے آپ پر فائرنگ کر دی۔ سر میں گولیاں لگیں جس سے موقع پر شہادت ہو گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ غالب خیال یہی ہے کہ جماعت کی مخالفت کی وجہ سے یہ ہوا ہے۔ اللہ ان کے بچوں کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ محکمہ کے ساتھی بھی ان کے کام کی تعریف کیا کرتے تھے۔ ان کے دو بیٹے، اہلیہ اور تین بیٹیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور درجات بلند کرے۔

تیسرا جنازہ غائب مکرمہ وے مریم کوریاباہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ گیمبیا کا ہے۔ یہ جماعت احمدیہ گیمبیا کی بڑے عرصے سے صدر تھیں۔ 7 اور 8/اگست کی درمیانی رات ان کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ ایک ہفتہ قبل یہ شدید بیمار ہوئیں۔ ہسپتال میں داخل تھیں لیکن جانبر نہ ہو سکیں۔ مرحومہ علیو ایمبا صاحب مرحوم سابق نائب امیر جماعت گیمبیا کی اہلیہ تھیں۔ وہاں کے حالات کی وجہ سے ان کو بڑا لمبا عرصہ اجازت ملی تھی کہ صدر کے طور پر کام کرتی رہیں، اس لئے تیرہ سال کا لمبا عرصہ ان کو صدارت کی توفیق ملی۔ ہر لحاظ سے لجنہ کو انہوں نے مضبوط کیا۔ اجتماعات کا آغاز کیا۔ انہوں نے لجنہ کو بڑا آرگنائز کیا۔ جماعت کی ہر خدمت پر لبیک کہنے والی تھیں۔ بڑی سادہ اور منکسر المزاج اور محنت کرنے والی خاتون تھیں۔ ہمیشہ یہ کوشش ہوتی تھی کہ لجنہ اماء اللہ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے اور خود بھی بہت قربانی کرنے والی تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا ان سب کی نمازِ جنازہ ابھی ادا کی جائے گی۔ ایک جنازہ حاضر ہے۔ نمازوں کے بعد مَیں نمازِ جنازہ کیلئے نیچے جاؤں گا۔ احباب یہیں مسجد میں رہیں اور میرے ساتھ جنازہ ادا کریں۔

حضرت امام حسینؓ کے اقوال

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سچائی عزت ہے۔ جھوٹ پستی ہے۔ راز امانت ہے۔ حق ہمسائیگی قرابت ہے۔ امداد دوستی ہے۔ عمل تجربہ ہے۔ حسن خلق عبادت ہے۔ خاموشی زینت ہے۔ بخل غربت ہے۔ سخاوت دولت مندی ہے اور نرمی عقل مندی ہے۔ (تاریخ الیعقوبی جلد 2 صفحہ 246۔ احمد بن ابی یعقوب بن جعفر دار صادر۔ بیروت)

جلسہ سالانہ قادیان۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خاکسار کی ڈیوٹی ۱۹۸۴ تا ۱۹۸۹ بحیثیت معلم وقف جدید اندورہ میں تھی اس وقت حاجی راجہ شیر محمد خان صاحب اور محبوب اللہ خان صاحب دونوں بزرگان حیات تھے اور یہ واقعہ سناتے وقت چشم پرنم ہو جاتے تھے کئی بار خاکسار نے یہ واقعہ دونوں بزرگان سے سنا ہے۔ اللہ تعالیٰ دونوں بزرگان کی مغفرت فرمائے۔ اور درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

غالباً ۱۹۶۵ء تا ۱۹۷۰ء کے دوران کا واقعہ ہے کہ جماعت احمدیہ اندورہ کشمیر میں انڈین آرمی کے شعبہ بینڈ سے وابستہ لیفٹیننٹ کرنل کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے مُسمّی گلباز خان صاحب نامی ایک معاندِ احمدیت جماعت کی شدید مخالفت پر کمربستہ تھا۔ اسی کے گھر میں گوجر فیملی کا ایک غریب شخص مُلازم تھا۔ جو کہ ایک دن اُن کے گھر میں کام کرتا تھا اور دوسرے دن مرحوم حاجی راجہ شیر محمد خان صاحب ایک مخلص احمدی کے گھر پر بھی کام کرتا تھا گویا دو گھروں کا ملازم تھا۔ جلسہ سالانہ قریب تھا سردیاں شروع تھیں سرما کے لئے بانس کا انتظام ہو رہا تھا جنگل سے لکڑیاں کاٹنے کا کام زوروں پر تھا۔ حسبِ معمول ملازم نے مرحوم حاجی صاحب کے گھر کام ختم کیا۔ رات کا کھانا کھا کر گھر جانے لگا حاجی صاحب مرحوم نے کہا کل صبح ہم لوگ قادیان جلسہ سالانہ کیلئے روانہ ہو رہے ہیں آپ ہمارا بسترہ نوگام چھوڑ کر گلباز خان صاحب کے ہاں کام پر چلے جانا۔ مُلازم نے گلباز خان صاحب سے اس کے لئے اجازت طلب کی قادیان کا نام سنتے ہی گلباز خان صاحب آگ بگولہ ہو گئے اور جو کچھ زبان پر آیا کہہ ڈالا اور ملازم سے کہا کہ خبردار جو تو ان کے ساتھ نوگام گیا بسترہ اُٹھا کر۔ میں تیری ٹانگیں توڑ دوں گا، جا رہے ہیں چھوٹے کافر اپنے بڑے کافر کے پاس۔ اپنی پوری اُجرت سے ہاتھ دھو بیٹھے گا اگر گیا۔ بے چارا غریب مرتا کیا نہ کرتا؟

اگلے روز ملازم نے جا کر مرحوم حاجی سے گلباز خان صاحب کی ساری باتیں بتا کر معذرت کر دی۔ اس پر حاجی صاحب مرحوم نے کہا اچھا کوئی بات نہیں ہم لوگ چلے جائیں گے جا تو کام پر۔ خدا حافظ۔ اور پھر مرحوم حاجی شیر محمد خان صاحب اپنے ہمدرد و رفیق دوست مرحوم محبوب خان صاحب کے ہمراہ سامان اُٹھا کر روانہ ہو گئے۔ اُدھر ملازم اپنے کام پر چلا گیا اور پہاڑی پر ایک بڑے دیودار کے درخت پر سے شاخیں کاٹ کاٹ کر گرانے لگا۔ گلباز خان صاحب اپنا لمبی پائپ والا حقہ لیکر پہاڑی پر بیٹھ گئے اور حُقہ پیتے ہوئے ملازم سے کہنے لگے اچھا کیا جو تو اُن دونوں کافروں کے ساتھ نہیں گیا ورنہ تیری خیر نہ تھی اور طنزاً کہا حج کرنے جاتے ہیں کافر۔ تو نے کہنا تھا نا کہ میرے لئے گھڑی لیتے آنا اور زوردار قہقہہ لگایا۔ ملازم نے کہا خان صاحب جانے بھی دو نہ کسی کا دل دُکھایا کرو اور ہاں یہاں سے دور ہٹ جائیں بھاری بھرکم شاخیں گر رہی ہیں بھروسہ نہیں یہاں سے اُٹھ جائیں اُوپر دُور جا کر بیٹھیں۔ گلباز خان صاحب بولے ارے بیوقوف کہاں درخت اور کہاں میں میں تو دُور ہوں کر تو اپنا کام۔ ملازم درخت کے اُوپر والے حصہ تنے کو کاٹ رہا ہے۔ اچانک ہوا چلی اور آناً فاناً ہوا میں اُڑتا ہوا وہ آدھا درخت گلباز خان صاحب کی دونوں ٹانگوں پر آ گرا اور دونوں ٹانگیں چور ہو کر زمین میں گھس گئیں۔ ہاہا کار مچ گئی۔ چارپائی پر ڈال کر نوگام پہنچایا گیا۔ تین کلومیٹر پیدل جانا پڑتا تھا۔ ملٹری ہسپتال والوں نے پٹیاں باندھ کر معذرت کر دی اننت ناگ ریفر کر دیا۔ قادیان جانے والے بزرگان بھی نوگام پہونچے گلباز خان کو بھی نوگام پہنچایا گیا۔ جلسہ سالانہ پر روانہ بزرگان اننت ناگ پہنچے۔ گلباز خان صاحب کو بھی اننت ناگ پہنچایا گیا۔ وہ بزرگان یاری پورہ رات کیلئے روانہ ہوئے جہاں سے اگلے دن دیگر احباب کے ساتھ قادیان روانہ ہونا تھا۔ یاری پورہ پہونچے رات کو ہی خبر آئی کہ گلباز خان چل بسا۔

(سید امداد علی۔ خادم سلسلہ خانپورہ کشمیر)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

انٹرویو

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع صدسالہ جوبلی ۲۰۰۸

خلفاء سے گہرا تعلق۔ابتدائی تعلیم وتربیت،غانا میں خدمات۔اسیری،روزمرہ معمولات نوجوانوں اور عہدیداروں کو ہدایات،عالمی امور پر حضور کی گہری نظر اور مشورے

مجلس خدام الاحمدیہ یوکے کی دیرینہ خواہش تھی کہ جس طرح صدسالہ جوبلی کے موقعہ پر 1989ء میں مجلس خدام الاحمدیہ یوکے کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا تاریخی انٹرویو لینے کی سعادت حاصل ہوئی تھی، اسی طرح خلافت جوبلی کے موقعہ پر بھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے تاریخی انٹرویو کی سعادت حاصل کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مجلس خدام الاحمدیہ کی درخواست کو منظور فرمایا اور اس انٹرویو کیلئے اپنا نہایت قیمتی وقت عطا فرمایا۔ چنانچہ مجلس خدام الاحمدیہ یوکے کو دو نشستوں میں حضور کے تاریخی انٹرویو کی سعادت حاصل ہوئی۔ پہلی نشست 08رجنوری 2008ء کو ہوئی جس کا دورانیہ ایک گھنٹہ سے زائد پر مشتمل تھا اور اس میں پچیس سوالات حضور کی خدمت اقدس میں پیش کئے گئے۔ دوسری نشست 08رفروری 2008ء کو ہوئی جس کا دورانیہ دو گھنٹے کے قریب تھا۔ ہر دو نشستوں میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بچپن، خاندانی حالات اور جماعتی خدمات کے حوالہ سے مختلف ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

اس تاریخی انٹرویو کیلئے محترم صاحبزادہ مرزا فخر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ یوکے کے ساتھ محترم طارق احمد بی ٹی صاحب، محترم ٹامی کالون صاحب اور محترم ندیم الرحمن صاحب انٹرویو پینل میں شامل تھے۔ اس موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے مکرم طارق چوہدری صاحب نے فوٹوگرافی کی جبکہ ان قیمتی اور تاریخی لمحات کی ریکارڈنگ کی سعادت ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے کارکن مکرم خالد کرامت صاحب نے پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ تاریخی انٹرویو انگریزی اور اردو ہر دو زبانوں میں مجلس خدام الاحمدیہ یوکے کے رسالہ "طارق" کے خلافت جوبلی نمبر 2008ء میں شائع ہو چکا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ تاریخی انٹرویو اردو اور انگریزی زبانوں میں حضور انور کی ہدایات کی روشنی میں نظر ثانی کے بعد احباب جماعت کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انٹرویو حضور انور نمبر۔۱

۸رجنوری ۲۰۰۸ء

صدر صاحب: حضور! کیا آپ اپنے بچپن کے بارے میں ہمیں بتا سکتے ہیں ۔ کچھ ایسے نمایاں واقعات جو آپ بتانا پسند فرمائیں؟

حضور: ویسے تو میں پرانی باتیں یاد رکھا ہی نہیں کرتا۔ کئی باتیں ہیں مثلاً جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی وفات ہوئی ہے تو میں پندرہ سال کا تھا اس وقت۔ اس سے پہلے چھوٹی عمر میں بھی ایک عزت اور احترام ہوتا تھا۔ باوجود اسکے کہ وہ میرے نانا تھے کبھی ہم جرأت نہیں کرتے تھے کہ ان کے سامنے بات کریں یا آرام سے چلے جائیں۔ بڑے احترام سے جانا، احترام سے بیٹھنا۔ دوسرا یہ کہ خلافت کا احترام بہت تھا اس سلسلہ میں مجھے ایک واقعہ یاد آ گیا جس نے میرے دل میں خلافت کا مزید احترام پیدا کر دیا۔ میرے دادا حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے سب سے چھوٹے بھائی تھے، وہ ایک دن مجھے ساتھ لے گئے۔ (جب حضرت مرزا شریف احمدؓ کی وفات ہوئی تو میں گیارہ سال کا تھا، اسکا مطلب ہے کہ جب مجھے ساتھ لے گئے تو میں نو یا دس سال کا تھا یا شائد اس سے بھی چھوٹا)۔ قصرِ خلافت میں ہم گئے، ربوہ میں مسجد مبارک کی طرف سے دروازہ ہوتا تھا، خود وہ نیچے کھڑے ہو گئے اور مجھے اوپر بھیجا کہ جاؤ اور بتاؤ کہ میں ملنے آیا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ ان دنوں بیمار تھے اور اوپر کمرے میں آرام کیا کرتے تھے۔ یہ نہیں کہ چھوٹا بھائی ہے تو چل کر گھر میں گھس گئے، پہلے کہا کہ اطلاع کرو جا کر۔ اس وقت حضرت چھوٹی آپا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ساتھ ڈیوٹی پر تھیں۔ میں نے بتایا کہ دادا، ابا جان ہم کہتے تھے، ملنے آئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے بلا لاؤ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ لیٹے ہوئے تھے تو وہاں چھوٹی آپا نے ان کے سرہانے کرسی رکھ دی کہ آئیں گے تو بیٹھ کر باتیں کرلیں گے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اوپر کی منزل میں رہتے تھے۔ میں نیچے گیا اور حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کو اوپر بلا لایا۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ السلام علیکم کرکے بجائے کرسی پر بیٹھنے کے ان کی چارپائی کے ساتھ نیچے بیٹھ گئے اور پھر بڑے ادب سے احترام سے باتیں ہوئیں اور پھر وہ کھڑے ہوئے اور سلام کرکے اسطرح احترام سے نکلے ہیں، ایک طرف سے ہو کے کہ اس وقت مجھے مزید خیال ہوا کہ یہ ہے خلافت کا احترام جو عملی شکل میرے دادا نے مجھے دکھائی۔ جس جس طرح عمر بڑھتی گئی تو پھر ہمیں احترام کی وجہ سے اور زیادہ جھجک پیدا ہوتی گئی۔ خوف ڈر نہیں تھا بلکہ جھجک احترام کی وجہ سے ہوتی تھی۔

طارق بی ٹی: آپ نے فرمایا ہے کہ وہ آپ کے نانا تھے اور رشتہ داری کا بھی ایک لحاظ ہوتا ہے؟

حضور: وہ میرے نانا تھے اور نانا ہونے کی بے تکلفی کی وجہ سے مذاق بھی کرلیا کرتے تھے۔ وہ مذاق بھی کرتے تھے اور Enjoy بھی کرتے تھے لیکن اس کے باوجود ہم میں جرأت نہیں ہوتی تھی کہ ہم بھی اسی طرح آگے سے جواب دے دیں، جیسے ہوتا ہے کہ بعض دفعہ بچے آگے سے جواب دے رہے ہوتے ہیں۔

طارق بی ٹی: آپکے اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ کیسے Relationship تھے؟

حضور: (ٹومی کاہلوں کی طرف انگریزی میں) کیا آپ کو سمجھ آئی؟

حضور: کیسی Relations تھیں بہن بھائیوں کے ساتھ؟ میں اپنے بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹا تھا اور سب سے چھوٹے بھائی بہن جو ہوتے ہیں ان میں دو چیزیں ہوتی ہیں۔ ایک یہ کہ ہر کوئی جو بڑا ہوتا ہے وہ کہتا ہے کہ میرا یہ کام کردو اور میرا یہ کام کردو۔ لیکن بہرحال ہم بہن بھائیوں میں تعلق بھی بڑا تھا خاص طور پر میری سب سے بڑی بہن جو ہیں اور میرے سے Immediate بڑے بھائی جو ہیں ان سے میرا خاص تعلق تھا اور باقی بہن بھائیوں کا بھی احترام اور ادب وغیرہ بڑا تھا۔ کبھی تُو تکار نہیں کی، کبھی بھی سامنے اونچی آواز میں نہیں بولے۔

صدر صاحب: حضور بچپن کا کوئی ذاتی یا جماعت کے حوالہ سے ایسا واقعہ جو پھوپھی یا بہن بھائیوں کے ساتھ ہو جسے حضور Share کرنا چاہیں۔

حضور: تربیت ہماری یہ تھی کہ بچپن سے ہی اطفال الاحمدیہ کی تنظیم کے ساتھ منسلک تھے اور میرے بڑے بھائی زعیم محلہ تھے، وہ خدام الاحمدیہ میں جاتے ہی زعیم بن گئے تھے اور میں ابھی اطفال میں تھا۔ وہ تین سال بڑے تھے۔ زعیم ہونے کے لحاظ سے میں ان کی اور بھی عزت کرتا تھا۔

طارق بی ٹی: تو کیا اس طرح وہ آپ کو Instructions بھی زیادہ دیتے تھے؟

حضور: نہیں۔ وہ اس طرح نہیں بلکہ جس طرح باقیوں کو نارمل Treat کرتے تھے اسی طرح مجھے بھی کرتے تھے۔

صدر صاحب: حضور کی Hobbies اور Interests کے بارہ میں کچھ جاننا چاہتے ہیں۔

حضور: As such تو میری کوئی بھی Hobbies نہیں تھیں مگر باقاعدہ گیم ہم ضرور کیا کرتے تھے۔ دوسرے ہمارے والد صاحب کو شکار کا بڑا شوق تھا۔ ہر ہفتہ میں چھٹی کے دن وہ شکار پر جاتے تھے اور ہمیں ساتھ لے جاتے تھے۔ شروع کے زمانے میں ربوہ میں کچی سڑکیں ہوتی تھیں اور ربوہ کے ساتھ کا علاقہ جنگل کی طرح تھا۔ ہمارے بچپن میں اتنا آباد نہیں ہوا تھا۔ ہم پیدل ہی جاتے تھے اور ربوہ سے باہر نکلتے ہی شکار شروع ہو جاتا تھا۔ اب تو ربوہ میں اتنی ایئرگنز ہیں کہ انہوں نے شکار کو ختم ہی کر دیا ہے۔

طارق بی ٹی: کوئی خاص چیز جس کا شکار کیا کرتے تھے؟

حضور: فاختہ، خرگوش، تیتر اور اس کے علاوہ کبوتر بھی مل جایا کرتے تھے۔ اس لئے بچپن سے ہی اس کا شوق تھا۔ ہمارے پاس ائیرگن ہوتی تھی۔ ہم دونوں بھائی کچھ فرق سے تھے اس لئے خود بھی نکل جاتے تھے۔ جلسے کے بعد وہاں پرالی آیا کرتی تھی، Rice stalk کو پرالی کہتے ہیں۔ وہ وہاں پڑی ہوتی تھی اور اس میں فاختائیں اور چڑیاں وغیرہ بہت آتی تھیں۔ ائیرگن ہوتی تھی اس سے (ہم) بڑے نشانے لیا کرتے تھے۔ اسکے بعد خوب بھون کر اس کے تکے بھی بنا کر کھایا کرتے تھے۔

بہرحال اس لحاظ سے یہ (شکار) بھی ایک ہابی رہی کہ بڑے ہو کر جب بھی وقت ملتا تھا یا سیزن آتا تھا تو ہفتہ میں ایک دفعہ ضرور شکار کیلئے جاتے تھے۔ اس کے علاوہ شام کو ہم باقائدہ گیمز بھی کرتے تھے۔ ہمارے گھر کے سامنے گراؤنڈ ہوتی تھی۔ اس وقت بہت گھر نہیں بنے ہوئے تھے بس شروع کے چند ایک گھر تھے اور ایک بہت بڑا خالی میدان ہوتا تھا۔ وہاں بڑے کرکٹ کھیلا کرتے تھے اور ہم بیٹھ کر ان کو دیکھا کرتے تھے۔ اسکے بعد ہی شاید شوق Develop ہو گیا۔ فخر (صدر صاحب خدام الاحمدیہ یوکے) کے دادا کی ایک ٹیم ہوتی تھی اور وہ اس کے کیپٹن ہوتے تھے۔ اس میں ان کے بھائی اور بہت سے اور لوگ کرکٹ کھیلتے تھے۔ اکثر ان میں سے فوت ہو چکے ہیں یا اَسی پچاسی سال کی عمر کو Touch کر رہے ہیں۔ ہم سارا دن بیٹھ کر ان کو دیکھا کرتے تھے۔ مستقل گیم کرکٹ یا بیڈمنٹن وغیرہ باہر جا کر کھیلتے رہے ہیں۔

طارق بی ٹی: کیا شکار کا شوق آپ کو بچپن سے ہی تھا؟

حضور: ابّا کے ساتھ جا جا کر بچپن سے ہی شوق ہو گیا تھا۔ بلکہ بعض دفعہ ہمیں اتنا چلاتے تھے کہ ہم لوگ تھک جاتے تھے۔ جس دن خرگوش کا شکار ہوتا تو اس دن مشکل پڑ جاتی تھی کیونکہ اٹھا کر لانا بڑا مشکل ہوتا تھا۔

طارق بی ٹی: یہاں کے لوگ بہت نرم دل ہیں۔ صدر صاحب سے بھی عموماً یہی بات ہوتی ہے کہ چھوٹی سی عمر میں سکولوں میں ایسا نرم دل بنا دیتے ہیں کہ شکار کرنا بہت مشکل لگتا ہے۔

حضور: آپ نرم دل ہیں؟ یہاں تو شکار کا میگزین آتا ہے۔ اس میں بارہ سال کے بچے بچیاں بڑی اچھی شوٹنگ کر رہے ہوتے ہیں۔

ٹومی: حضور میں ان واقعات اور روحانی تجارب کے بارہ میں جاننا چاہوں گا جن کا مشاہدہ آپ نے خدا تعالیٰ کی ہستی کے زندہ ثبوت کے طور پر اپنے بچپن کی عمر میں کیا؟

حضور: بچپن اور ابتدائی عمر سے تعلق رکھنے والے واقعات تو بہت ہیں۔ ان میں سے ایک واقعہ اسوقت کا ہے جب میں پندرہ سال کا تھا۔ اس وقت دسویں جماعت کا امتحان جسے میٹرک بھی کہتے ہیں ہوا کرتا تھا، اب بھی ہوتا ہے۔ سیکنڈری بورڈ کے امتحان کا یہ پہلا تجربہ ہوا کرتا ہے اس سے پہلے اگرچہ سکول میں امتحان ہوتے ہیں لیکن میٹرک کیلئے بورڈ کے امتحان میں بیٹھنا پڑتا ہے۔ اس امتحان میں میرا Maths کا پیپر بہت خراب ہوا تھا اور بظاہر کوئی امید نہیں تھی کہ میں اس سال میٹرک کے امتحان میں کامیاب ہو سکوں گا۔ چنانچہ اس کا ایک ہی حل تھا کہ خدا کے آگے جھکا جائے۔ اس لئے رزلٹ آنے تک تین ماہ کا جو وقت تھا اس میں میں نے بہت دعائیں کیں۔ یہ میرے لئے ایک قسم کا زندگی اور موت کا مسئلہ تھا۔ آخر کار جب رزلٹ آیا تو میں امتحان میں پاس تھا۔ مجھے اس بات پر خوشی کے ساتھ ساتھ سخت تعجب تھا کہ آخر یہ کیسے ممکن ہوا کیونکہ ریاضی کا پرچہ جس میں، میں دس فیصد سے زیادہ نمبروں کی توقع نہیں کر رہا تھا اسمیں مجھے "C" گریڈ ملا۔ پھر کچھ دیر بعد جا کر پتہ لگا کہ چونکہ اس سال ریاضی کا سخت اور مشکل پرچہ ڈالا گیا تھا اس لئے کئی سٹوڈنٹس کی طرف سے اسکے متعلق آواز اُٹھائی گئی تھی چنانچہ سیکنڈری بورڈ نے Grace Marks دینے یا پرچوں کی مارکنگ میں نرمی کرنے کا فیصلہ کیا۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ان دعاؤں کا فیض خود مجھے بھی پہنچا اور میرے علاوہ اس کا فائدہ دیگر سٹوڈنٹس کو بھی ہوا۔

ندیم الرحمن: حضور! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کا فرد ہونا حضور انور کی پرورش پر کس رنگ میں اثر انداز ہوا؟

حضور: میرا خیال ہے کہ میری پرورش اور تربیت میں خاندان کے دیگر افراد کی نسبت میری اپنی فیملی کا کردار اور اثر زیادہ ہے جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ ہمارے گھر کا ماحول بہت دینی اور اصولوں اور نظم و ضبط کی سختی سے پابندی کرنے والا ماحول تھا۔ اِس لئے گھر کا کوئی فرد اسلام کی بنیادی تعلیم سے اِدھر اُدھر نہیں ہو سکتا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ میرے ابّا مجھے نمازِ فجر کیلئے اٹھایا کرتے تھے اور اگر میں گہری نیند میں ہوتا تو وہ میرے منہ پر پانی کے چھینٹے مارا کرتے تھے اس طرح میں گہری نیند سے اُٹھنے کے قابل ہو جاتا تھا۔ فجر کے بعد وہ مجھے اور میرے بھائی کو ورزش کرنے کو کہتے تھے اور خود بھی ورزش کیا کرتے تھے اور ہم انہیں Follow کیا کرتے تھے۔ تو بچپن کی ابتدائی عمر سے ہی Disciplined اور قواعد و ضوابط کے مطابق زندگی تھی۔

طارق بی ٹی: حضور آپ نے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا ذکر کیا۔ عموماً کہا جاتا ہے کہ انسان کی زندگی پر ایک رول ماڈل کا اثر ہوتا ہے۔ ذاتی طور پر حضور انور پر کس کا سب سے زیادہ Influence تھا۔

حضور: ایک تو خلافت کے ساتھ تعلق تھا دوسرا پورے گھر کا ماحول ہی ایسا تھا۔ پھر ہمارے گھر میں ایک بات جس کا خاص طور پر خیال رکھا جاتا تھا وہ یہ تھی کہ چھوٹی عمر سے سولہ سترہ سال کی عمر تک یہ ہدایت تھی کہ مغرب کے بعد گھر سے باہر نہیں نکلنا۔ باوجود اسکے کہ ہمارے ارد گرد دائیں بائیں اپنے لوگ ہی ہمسائے تھے اور گھروں کے بیچ میں دروازے کھلا کرتے تھے۔ لیکن ہمیں ہدایت تھی کہ عشاء کے بعد فوراً گھر آنا ہے اور آس پاس دوسروں کے گھر نہیں جانا۔ رات کے وقت جو لڑکے آوارہ گردی کرتے رہتے ہیں اور پھر خراب ہو جاتے ہیں، اس وجہ سے یہ ہدایت تھی۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ جب میرے بھائی کالج میں FSc میں پڑھتے تھے، اس وقت کالج میں یونین الیکشن ہو رہے تھے تو وہ دوپہر کو گھر نہیں آئے۔ ہمارے والد صاحب یہی سمجھے کہ کوئی پریکٹیکل ہے، کیونکہ اس وقت دوپہر سے شام تک پریکٹیکل ہوا کرتے تھے۔ لیکن جب مغرب کا وقت گزر گیا اور بھائی اس وقت تک گھر نہ آئے تو انہوں نے پتہ کرنے کیلئے کالج فون کیا تو پتہ لگا کہ بھائی کالج کی الیکشن Campaign میں شامل تھے اور اس کیلئے کوئی Planning وغیرہ ہو رہی تھی، اس لئے وہ گھر نہیں آئے۔ چنانچہ جب واپس آئے تو ابّا نے کہا کہ یہ غلط طریقہ ہے۔ جو کرنا ہے مغرب سے پہلے پہلے کرنا چاہیے۔ مغرب کے بعد کوئی کالج واج نہیں، تو یہ چیزیں جو تھیں۔ اگر عقل ہو تو دوسروں کو دیکھ کر انسان خود سیکھ لیتا ہے۔

صدر صاحب: صحابہ میں سے حضور کو کونسے بزرگ یاد ہیں؟

حضور: صحابہ میں سے حضرت مولانا راجیکی صاحب کے پاس بھی میں گیا ہوں اور انہیں میں نے دیکھا ہے۔ انہوں نے ایک تہ خانہ میں کمرہ بنایا ہوا تھا۔ ادھر بیٹھے رہتے تھے، وہیں دعائیں کرتے تھے۔ جو بھی آتا تھا تو دعا کیلئے ہاتھ اٹھا کر دعا کیا کرتے تھے۔ میں بھی دعا میں شامل ہوا۔ حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری بھی ابّا کے پاس اکثر آیا کرتے تھے۔ اس وقت جمعہ مسجد مبارک میں ہوا کرتا تھا، مسجد اقصیٰ نہیں بنی تھی۔ ان کے ساتھ بھی بیٹھ جایا کرتا تھا، میں کچھ سات آٹھ سال کا تھا جب ان کی وفات ہوئی۔

پھر ہمارے مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری صاحب جو تھے ان کا آنا جانا بھی کافی تھا۔ مولوی قدرت اللہ سنوری صاحب وہ ہیں جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے فارم پر سندھ میں رہے ہیں۔ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سندھ دورے پر گئے۔ میرا خیال ہے شاید کپاس کی فصل تھی، دیکھ رہے تھے کہ ایکڑ کی کتنی Yield نکل آئے گی۔ انہوں نے کہا کہ اتنی نکل آئے گی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ اور عبدالرحیم درد صاحبؓ آپس میں انگریزی میں باتیں کرنے لگے کہ مولوی صاحب کو شاید سمجھ نہ آئے کہ یہ ایسے ہی کہتے ہیں اتنی نہیں نکل سکتی۔ مولوی صاحب تو سمجھتے تھے، وہ کہنے لگے میاں صاحب اتنی نکل آئے گی کیونکہ میں نے اس فارم کے ہر کونے میں دو دو نفل پڑھے ہوئے ہیں۔ مجھے دعاؤں کا اتنا یقین ہے کہ انشاء اللہ اتنی نکل آئے گی، اور نکلتی بھی تھی اتنی۔ تو پرانے بزرگوں کی ایک بات یہ بھی تھی کہ ان کا دعاؤں پر اتنا یقین تھا اور دعاؤں سے بہت کام لیتے تھے۔

ٹومی: حضور بطور طالب علم کیسے تھے؟

حضور: بہت ہی کمزور طالب علم تھا اور اپنے تمام ساتھیوں میں سے سب سے کمزور ترین طالب علم تھا۔ میں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ میں نے میٹرک کا امتحان کس طرح پاس کیا تھا۔ دسویں کا امتحان پاس کرنے کے بعد، جیسا یہاں GCSE ہوتی ہے میں نے مزید تعلیم کیلئے میڈیکل سائنس کے مضامین منتخب کئے جنہیں پری میڈیکل سائنس کے مضامین کہا جاتا ہے۔ اس حقیقت کے باوجود کہ میں ایک کمزور طالب علم ہوں میری ہمت بلند تھی البتہ میں ان مضامین میں چل نہ سکا۔ لہٰذا دو سال بعد میں نے ان مضامین کو چھوڑ کر آرٹس کے مضامین غالباً پولیٹیکل سائنس اور اکنامکس رکھ لئے۔ اِسکے باوجود بھی میں بورڈ کا امتحان پہلی کوشش میں پاس نہیں کر سکا اور ان میں سے ایک مضمون میں مجھے دوبارہ بیٹھنا پڑا۔ گریجویشن کے وقت بھی یہی کچھ ہوا اور دوسری کوشش میں ہی کامیاب ہو سکا۔

اسکے بعد میں ایگریکلچر یونیورسٹی میں چلا گیا کیونکہ بچپن سے ہی اسکے ساتھ میری دلچسپی تھی میں آغاز سے ہی اپنے ابا کے ساتھ انکے زرعی فارم پر جایا کرتا تھا اور وہاں دن بھر ٹریکٹر چلاتا تھا۔ کچھ دن ایسے بھی ہوتے جب میں چھ سے سات گھنٹے ٹریکٹر چلاتا تھا ایک دفعہ تو مسلسل دس گھنٹے تک میں نے ٹریکٹر چلایا۔ گو کہ زرعی یونیورسٹی میں میری تعلیمی کارکردگی بہت اچھی نہ تھی پھر بھی میں اچھے نمبروں سے کامیاب ہو گیا۔ اتنے اچھے طور پر امتحان پاس کرنے میں میں کیوں کر کامیاب ہوا، میرے خیال میں اسکے پیچھے میری دعائیں اور مستقبل کیلئے میرے اچھے ارادے ہی تھے!

اب اس موضوع پر میں مزید کہنے کی بجائے میں آپکو بتاتا ہوں کہ جب میں نے زندگی وقف کرنے کا ارادہ کیا تو میں نے اللہ کے حضور دعا کی کہ اے اللہ میں ایسا اسی صورت میں کرونگا اگر ایم ایس سی (MSc) کے فائنل امتحان میں میری First Division آئے۔ میرے خیال میں یہ رزلٹ اسی دعا کا نتیجہ تھا۔

ندیم الرحمن: گزشتہ خلفاء کے ساتھ ایسی یادیں جو حضور کو مستحضر ہوں؟

حضور: جہاں تک حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا تعلق ہے انکے بارہ میں میں پہلے ہی بیان کر چکا ہوں۔ وہ بیمار تھے اور تقریباً 6 سال تک صاحبِ فراش رہے اور جب وہ فوت ہوئے اسوقت میں پندرہ سال کا تھا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ میرے ماموں تھے۔ خلیفہ منتخب ہونے کے بعد میرے ساتھ انکی محبت اور شفقت پہلے سے کئی گنا بڑھ گئی تھی۔ جب میں یونیورسٹی میں تھا تو حضور نے مجھے فرمایا کہ میں وہاں سے ان کیلئے خالص شہد لے کر آؤں۔ یونیورسٹی میں ایک ڈیپارٹمنٹ تھا جس کا نام Apiculture Department تھا جس میں شہد کی مکھیاں پالنے کی تعلیم دی جاتی تھی۔ میں وہاں سے ان کیلئے خالص شہد لیکر آتا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ انہوں نے مجھے کچھ پیسے دیئے میں نے کہا کہ ابھی رہنے دیں جب میں شہد لے آؤں گا تو تب پیسے لے لونگا انہوں نے کہا نہیں تم یہ پیسے لے لو کیونکہ میرا طریق ہے کہ جب میں کسی کو کہہ کر کوئی چیز منگواتا ہوں تو اسکی ادائیگی پہلے کرتا ہوں۔ اتفاقاً اس مرتبہ مجھے اس ڈیپارٹمنٹ سے شہد نہ مل سکا۔ یونیورسٹی کے ایک پروفیسر جو کہ احمدی تھے میں نے ان سے ذکر کیا کہ مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کیلئے شہد چاہیے۔ تو انہوں نے ایسا شہد لا کر دیا جس کے اندر چھتہ بھی موجود تھا جو کہ شہد کے خالص ہونے کی نشانی ہوتا ہے وگرنہ کئی شہد فروش شہد میں مختلف چیزوں کی ملاوٹ کر کے فروخت کر دیتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ اس احمدی پروفیسر نے مجھ سے اس شہد کی قیمت نہیں لی تھی چنانچہ میں نے ایک بڑے سے جار میں وہ شہد لا کر دیا اور 20 روپے جو حضور نے مجھے شہد کیلئے دیئے تھے واپس دینے چاہے تو حضورؒ نے فرمایا کہ میں دی ہوئی رقم واپس نہیں لیا کرتا۔ یہ پیسے تمہارے ہیں خواہ شہد دینے والے نے تم سے رقم لی ہو یا نہ لی ہو۔

مجھے یاد ہے کہ جب میں نے اپنی زندگی وقف کرنے کا فیصلہ کیا تو تحریک جدید کے کارکنان نے فیصلہ کیا کہ انہیں اس مضمون کے Qualified کی ضرورت نہیں۔ ان کے خیال میں نہ ہی وہ مجھے دفتری

کام سونپ سکتے تھے اور نہ ہی انہیں افریقن ممالک میں ہمارے سکولوں کیلئے اس مضمون کے کسی ٹیچر کی ضرورت تھی۔ چنانچہ میں نے براہ راست حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں ایک خط لکھا۔ حضور نے وہ خط تحریک جدید کو کاروائی کیلئے بھجوا دیا۔ تحریک جدید والوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں عرض کی کہ فی الوقت انہیں اس لڑکے کی ضرورت نہیں ہے اس لئے کوئی اور کام میرے سپرد کرنے کو کہا۔ جب یہ جواب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کو ملا تو آپ نے فرمایا کہ **"تمہیں اسکی ضرورت نہیں مگر مجھے اسکی ضرورت ہے۔"** پھر آپ نے مجھے نصرت جہاں سکیم کے تحت غانا افریقہ جانے کا ارشاد فرمایا۔ غانا روانگی کے وقت جب میں حضورؒ سے ملنے گیا تو حضور نے مجھے گلے لگایا اور کسی خلیفہ سے گلے ملنے کا یہ میرے لئے پہلا موقعہ تھا۔ بہرحال اس موقعہ پر حضور نے ایک یہ بات بھی فرمائی کہ غانا کو گولڈ کوسٹ بھی کہا جاتا ہے۔ عین ممکن ہے کہ تم وہاں کسی جگہ چل رہے ہو اور تمہارے جوتے کی نوک کسی چیز سے ٹکرائے اور تم بیٹھ کر دیکھو تو تمہارے پاؤں کے نیچے سونا موجود ہو۔ ایک نہایت اہم بات جو آپ نے مجھ سے فرمائی وہ یہ تھی کہ ہمیشہ یاد رکھنا کہ تم غانا ایک واقف زندگی کے طور پر جا رہے ہو اور یہ بھی یاد رکھنا کہ تم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے تعلق رکھتے ہو اس لئے لوگوں کی نظریں تم پر ہوں گی لہٰذا ہمیشہ اپنے اللہ کو یاد رکھنا کوئی ایسا کام نہ کرنا جو اسلام کی تعلیم اور احمدیت کی روایات کے خلاف ہو۔ یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے حوالہ سے ایک بات تھی اگرچہ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی یادیں ہیں۔

جہاں تک حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا تعلق ہے تو میں کہہ سکتا ہوں کہ میرا بچپن سے ہی آپ سے ایک بہت قریبی تعلق تھا۔ مجھے یاد ہے کہ 1972ء میں یعنی آپ کے خلیفہ منتخب ہونے سے بہت پہلے کی بات ہے کہ ہم نے الگ الگ مری جانے کا پروگرام بنایا لیکن اتفاقاً مری میں ایک جگہ ہمارا اکٹھا چند دن کا پروگرام بن گیا۔ وہاں میں آپ کے ساتھ ملکر ہائی کنگ اور کوہ پیمائی کرتا رہا۔ ہم نے سارا وقت بہت بے تکلفی کے ماحول اور Relaxed mood میں گزارا۔ جب آپ خلیفہ بنے تو میں اسوقت غانا میں تھا۔ چنانچہ آپ کے خلیفہ بننے کے بعد آپ سے میری پہلی ملاقات یہاں لنڈن میں 1985ء میں ہوئی جبکہ میں غانا سے ربوہ جاتے ہوئے لنڈن میں دو دن کیلئے رکا تھا۔ گو کہ خلیفہ بننے سے پہلے میں آپ سے بہت Free تھا لیکن اب آپ کی شخصیت مکمل طور پر بدل چکی تھی اور آپ کی نئی شخصیت کے واسطہ سے میرے انداز میں بھی ایک تبدیلی پیدا ہو چکی تھی۔

چنانچہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے یہاں لنڈن میں ملا اور مختلف امور پر گفتگو بھی ہوئی مگر اب وہ پہلے والی بات نہ تھی۔ بعد میں حضور نے مجھے ارشاد فرمایا کہ تم غانا واپس جانے کی بجائے ربوہ میں ہی رہو اور حضور نے وہاں ربوہ میں میری تقرری فرما دی۔ پھر حضور نے اپنے کچھ نجی کاموں کی ذمہ داریاں بھی مجھے سونپ دیں۔ میں حضور کی سندھ، پنجاب اور دیگر جگہوں پر موجود زرعی زمینوں کی دیکھ بھال بھی کرتا تھا۔ پھر حضور نے مجھ پر اس قدر اعتماد کیا کہ یہ سارے کام میرے سپرد کر دیئے۔ جب کبھی میں کوئی مشورہ عرض کرتا تو حضور فوراً قبول فرما لیتے۔ کبھی بھی ایسا نہیں ہوا کہ میں نے کچھ کہا یا کوئی تجویز پیش کی اور اس معاملہ میں کسی اور نے مجھ سے مختلف رائے دی ہو اور حضور نے میری بات اور میری تجویز کو منظور نہ فرمایا ہو۔ کبھی بھی ایسا نہیں ہوا۔ یہ تو ذاتی امور کے متعلق بات تھی اس کے علاوہ حضور نے جماعتی معاملات میں بھی مجھ پر بہت اعتماد کیا۔ اور یہ آپ کا اعتماد ہی تھا کہ آپ نے مجھے ناظر اعلیٰ مقرر فرمایا جو پاکستان میں سب سے بڑا جماعتی عہدہ ہے، میں ناتجربہ کار تھا اور کم عمر بھی تھا۔ اُس وقت حالانکہ مجھ سے زیادہ تجربہ کار لوگ بھی موجود تھے جو مجھ سے کہیں زیادہ قابلیت رکھنے والے، روحانی لحاظ سے بلند مرتبت والے، ذہنی صلاحیتوں میں بھی بڑھ کر تھے اور بھی بہت سے Factors تھے مگر پتہ نہیں کیوں مجھے اس عہدہ پر مقرر فرمایا؟ شاید یہ تمام خدائی منشاء تھا یا حضور کا مجھ پر اعتماد اور آپ کی دعائیں تھی۔ پاکستان میں انتظامی امور کے چلانے میں کافی مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑا مگر میں ان مشکلات پر قابو پانے میں با آسانی کامیاب ہو گیا۔

طارق بی ٹی: پاکستان میں خدام الاحمدیہ کے حوالہ سے بھی آپ کا ایک اہم رول رہا ہے۔ وہاں حضور کس کس عہدہ پر خدمات سرانجام دیتے رہے اور کون سا کام خاص طور پر آپ کیلئے Enjoyable تھا؟

حضور: مجھے خدام الاحمدیہ میں بھی کام کرنے کا موقع ملا بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ اطفال الاحمدیہ سے ہی بہت چھوٹی عمر میں یعنی سات سال کی عمر میں جبکہ اطفال الاحمدیہ کی عمر کو پہنچتے ہیں اور ذیلی تنظیم کے لحاظ سے اطفال الاحمدیہ کے معاملات میں شامل کیا جاتا ہے، مجھے کام کا موقع ملا۔ سب سے پہلے تو میں ایک عام سادہ سا طفل تھا۔ پھر 9 یا 10 سال کی عمر میں مجھے اپنے گروپ کا سائق مقرر کر دیا گیا۔ آپ جانتے ہیں کہ سائق گروپ لیڈر ہوتا ہے۔ اسکے بعد مجھے منتظم اطفال کا سیکریٹری بنایا گیا اور پھر منتظم اطفال بنا پھر زعیم کی مجلس عاملہ میں بطور منتظم شامل ہوا۔ پھر زعیم بنا۔ اسکے بعد مہتمم مقامی ربوہ کی مجلس عاملہ میں ناظم عمومی مقرر ہوا۔ پھر جب میں فیصل آباد ایگریکلچر یونیورسٹی چلا گیا تو یونیورسٹی کے حلقہ کا زعیم منتخب ہوا۔ مجھے یاد ہے اس وقت فیصل آباد شہر کی چالیس مجالس تھیں اور ان میں یونیورسٹی کے حلقہ کی چالیسویں پوزیشن ہوا کرتی تھی یعنی سب سے نچلی پوزیشن۔ یونیورسٹی کے حلقہ کی زعامت کا چارج لینے کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے تین مہینے کے بعد ہی ہم تیسری پوزیشن پر آ گئے تھے۔ اسکی ایک وجہ وہ تجربہ بھی تھا جو مجھے بچپن سے ہی مجلس کے کاموں کا ربوہ میں حاصل ہوا تھا۔ پھر جب میں اپنی تعلیم مکمل کر کے فیصل آباد سے ربوہ واپس آیا تو مجھے مہتمم صحتِ جسمانی مقرر کر دیا گیا۔ اُس وقت خدام الاحمدیہ پاکستان کے صدر پوری دنیا کے خدام کے صدر ہوا کرتے تھے۔ اسکے بعد واقف زندگی کے طور پر غانا میں میری تقرری ہو گئی اور میں غانا چلا گیا۔ 1985ء میں غانا سے واپس آیا تو اسوقت محمود بنگالی صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ تھے۔ انہوں نے مجھے چند ماہ کیلئے مہتمم تجنید مقرر کیا اور پھر مہتمم صحتِ جسمانی اور پھر مہتمم بیرون مقرر ہوا۔ میرا خیال ہے کہ میں پہلا مہتمم بیرون تھا جسے پاکستان سے باہر کی مجالس کے دورہ پر بھجوایا گیا۔ مہتمم بیرون کے طور پر پہلی مجلس جس کا میں نے دورہ کیا یوکے کی مجلس تھی۔

طارق بی ٹی: یہ کس سال کی بات ہے حضور؟

حضور: یہ 1988ء کا واقعہ ہے۔ اسوقت صفی صاحب قائد خدام الاحمدیہ یوکے ہوا کرتے تھے۔ یہاں محمود ہال میں میں نے خدام الاحمدیہ کی میٹنگ لی تھی۔ اس طرح میں پہلا مہتمم بیرون تھا جسے حضور کے نمائندہ کے طور پر جرمنی میں خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے افتتاح کیلئے بھجوایا گیا تھا۔ یہ بھی 1988ء کی بات ہے۔ پھر 1989ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے سسٹم میں تبدیلی فرمائی اور ہر ملک کا اپنا صدر خدام الاحمدیہ مقرر کرنے کی ہدایت فرمائی اور بیرونی مجالس کو ربوہ کے مرکز کی بجائے انکی آزاد حیثیت میں براہِ راست اپنی نگرانی میں لے لیا۔

ٹومی: ان ابتدائی خدمات سے حاصل ہونے والے تجربات نے حضور کی بعد کی جماعتی ذمہ داریوں میں کیا مدد کی؟

حضور: یہی تو میں نے بتایا ہے کہ اگر آپ ابتدائی عمر سے ہی جماعتی کاموں کی تربیت حاصل کر لیتے ہیں تو آپ سیکھ جاتے ہیں کہ آپ نے اطاعت کیسے کرنی ہے اور کس طرح دوسروں کو اپنی اطاعت کرنے والا بنانا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ 1971ء میں جب میں نے اپنی گریجویشن مکمل کر لی تو میں نے پاکستان آرمی کیلئے اپلائی کیا۔ اگرچہ اسوقت بھی میری خواہش وقف زندگی ہی کی تھی لیکن چونکہ میرے نمبر اور گریڈ اتنے زیادہ اچھے نہ تھے اس لئے میں نے یہ سوچا کہ کہیں لوگ یہ نہ کہیں کہ چونکہ تم کچھ اور نہیں کر سکتے تھے اس لئے تم نے زندگی وقف کر دی ہے۔ لہٰذا میں نے فیصلہ کیا کہ پاکستان آرمی جوائن کر لوں اگرچہ میں آخری ٹیسٹ میں جو کہ کوہاٹ میں ہوا تھا آرمی کیلئے Reject کر دیا گیا۔ وہاں (آرمی جوائن کرنے کیلئے) بہت سے ٹیسٹ ہوا کرتے تھے۔ Preliminary test، میڈیکل ٹیسٹ، تحریری ٹیسٹ اور بہت سے ٹیسٹ اور پھر آخر میں ISSB کا فائنل ٹیسٹ ہوتا ہے یعنی Interservices Selection Board Exam۔ اس غرض کیلئے آرمی میس کوہاٹ میں 3 سے 5 دن تک قیام کرنا ہوتا تھا جہاں بڑی گہرائی کے ساتھ آپ کو جانچا جاتا ہے۔ آپکا IQ چیک کیا جاتا ہے مختلف Tasks دیئے جاتے ہیں۔ میں ان سب میں بہت اچھے طور پر کامیاب ہو گیا لیکن جب انکی طرف سے ایک Practical task دیا گیا تو مجھے یاد ہے میجر رینک کا جو افسر ہمارے گروپ کیلئے مقرر کیا گیا تھا اُس نے مجھ سے پوچھا کہ اگر تم آرمی میں Select ہو جاتے ہو تو کیا تم فیلڈ میں Serve کرنا چاہو گے یا GHQ میں؟ تو میں نے جواب دیا کہ میں اپنے وطن سے محبت کی خاطر آرمی جائن کرنا چاہتا ہوں اپنے ملک کی خدمت کرنا چاہتا ہوں اور اپنے ملک کو ہر قسم کے دشمنوں سے بچانا چاہتا ہوں۔ اس لئے یہ بالکل صاف بات ہے کہ میدان جنگ ہو یا کوئی اور میدان جہاں مجھے مقرر کیا جائے وہاں اپنے ملک کی خدمت کروں گا۔

جب انہوں نے ہمیں مختلف گروپس میں تقسیم کر کے ہر ایک کو مختلف Tasks دیئے تھے، اس میں مختلف کام کرنے ہوتے ہیں۔ جیسے پُل بنانا، پہاڑوں پر چڑھنا اور دشمن پر حملہ آور ہونا وغیرہ وغیرہ۔ اس قسم کے Tasks دیکر کارکردگی اور صلاحیت کو جانچا جاتا ہے۔ گروپ میں شامل ہر ایک فرد کو اسکی باری پر گروپ کو لیڈ کرنا ہوتا ہے۔ جب مجھے میری باری پر گروپ لیڈر بنایا گیا تو اُس میجر نے مجھ سے کہا کہ جب تم کسی گروپ لیڈر کے تحت اپنا کام سرانجام دے رہے تھے تو اس موقع پر اپنا کام کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے گروپ لیڈر کو مسلسل مشورے اور تجاویز دے رہے تھے اور جب تم گروپ لیڈر بنائے گئے تو اس وقت بھی تم اپنے ماتحت ساتھیوں کو احکامات دے رہے تھے اس نے کہا میرا خیال ہے کہ تم آرمی کی بجائے کوئی ایسا جاب تلاش کر لو جہاں تم دوسروں کو احکامات دے سکو۔

پس ابتدا سے ہی جب آپ اطفال الاحمدیہ یا خدام الاحمدیہ میں کام کر رہے ہوتے ہیں تو آپ مسائل کا سامنا کرنا اور انہیں حل کرنا سیکھتے ہیں۔ دوسروں کی راہنمائی کرتے ہیں اور اچھی تجاویز دینا سیکھتے ہیں۔ تو یہ سب کچھ میں نے خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ میں سیکھا تھا۔

ندیم الرحمن: حضور آپ کو احمدیت کی خاطر اسیر رہنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی ہے؟

حضور: میرا خیال ہے کہ اب نماز کا وقت ہو گیا ہے چونکہ یہ لمبی داستان ہے اس لئے اسے آئندہ کیلئے چھوڑ دیں۔

صدر صاحب: جی حضور انشاء اللہ

پینل: جزاک اللہ حضور

حضور: السلام علیکم

جمعہ اور اس کی برکات احادیث نبویہ کی روشنی میں

مسیح موعود کا زمانہ جمع کا زمانہ ہے جب سارا عالم جمع کر دیا جائے گا

عبدالسمیع خان۔ایڈیٹر الفضل۔پاکستان

اس کائنات کا خالق و مالک ہر لمحہ ایک نئی شان میں جلوہ گر ہوتا ہے۔وقت کی ہر اکائی اور رات اور دن کا ہر لحظہ اس کی تجلیات سے معمور ہے۔مگر اللہ تعالیٰ نے 12 مہینوں میں سے ماہ رمضان کو اور ہفتہ کے سات دنوں میں سے چھٹے دن جمعہ کو خاص شرف سے نوازا ہے۔سورۃ جمعہ میں جمعہ کی اہمیت اور برکات کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب جمعہ کے دن کے ایک حصہ میں نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی کرتے ہوئے بڑھا کرو اور تجارت چھوڑ دیا کرو۔یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

پس جب نماز ادا کی جا چکی ہو تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور اللہ کے فضل میں سے کچھ تلاش کرو اور اللہ کو بکثرت یاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

اور جب وہ کوئی تجارت یا دل بہلاوا دیکھیں گے تو اس کی طرف دوڑ پڑیں گے اور تجھے اکیلا کھڑا ہوا چھوڑ دیں گے۔تو کہہ دے کہ جو اللہ کے پاس ہے وہ دل بہلاوے اور تجارت سے بہت بہتر ہے اور اللہ رزق عطا کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

(الجمعہ:10 تا12)

اس دن کی مزید تفصیلات سے آنحضرت ﷺ نے ہمیں آگاہ کیا ہے۔آیئے احادیث کی روشنی میں ان پر نظر ڈالیں۔

بہترین دن

1۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جمعہ افضل ترین دن ہے اس لئے اس دن کثرت سے درود پڑھا کرو۔

حضرت اوس بن اوسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔دنوں میں سے بہترین دن جمعہ کا دن ہے،اس دن مجھ پر بہت زیادہ درود بھیجا کرو کیونکہ اس دن تمہارا یہ درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب الاستغفار حدیث1308)

حضرت اوس بن اوسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

تمہارے بہترین دنوں میں سے ایک جمعہ کا دن ہے اسی دن آدم کو پیدا کیا گیا اور جمعہ ہی کے دن وہ فوت ہوئے۔اسی دن نفخ صور ہوگا اور اسی روز غشی ہوگی۔اس روز تم مجھ پر کثرت سے درود بھیجو کیونکہ تمہارا درود مجھے پہنچایا جائے گا۔صحابہؓ نے عرض کیا جب آپؐ کا وجود مٹی ہو چکا ہوگا تو آپؐ تک درود کیسے پہنچے گا تو آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے جسموں کو زمین پر حرام کر دیا ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب فضل یوم الجمعہ حدیث نمبر 883)

قبولیت کی گھڑی

2۔فرمایا کہ اس دن قبولیت دعا کی ایک خاص گھڑی ظاہر ہوتی ہے۔اس لئے زیادہ وقت دعاؤں میں گزارو۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے جمعہ کا ذکر کیا اور فرمایا۔

اس میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے کہ جب مسلمان کو ایسی گھڑی ملے اور وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو تو جو دعا مانگے وہ قبول کی جاتی ہے۔آپؐ نے ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ یہ گھڑی بہت ہی مختصر ہوتی ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الجمعۃ باب فی الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ حدیث نمبر 1406)

خوشی کا دن

3۔فرمایا کہ جمعہ خوشی کا دن ہے اسے عید کی طرح مناؤ۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے ایک جمعہ (کے خطبہ) میں فرمایا۔اے مسلمانو! اس دن کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے عید بنایا ہے اس روز نہایا کرو اور مسواک ضرور کیا کرو۔(یعنی اس روز نہا دھو کر صاف ستھرے ہو کر اچھے کپڑے پہن کر عید کی سی خوشی مناؤ اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے ایک جگہ جمع ہو)

(المعجم الصغیر للطبرانی۔باب الحاء من اسمہ الحسن)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

یہ جمعہ عید کا دن ہے۔پس جو کوئی جمعہ پر آئے اسے چاہئے کہ وہ غسل کرے اور جس کے پاس خوشبو ہو وہ خوشبو لگائے اور مسواک کرنا اپنے لئے لازمی کر لو۔

(سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ باب الزینۃ حدیث نمبر 1088)

روزہ کی ممانعت

4۔رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کو عید کا دن قرار دیتے ہوئے صرف اس دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت عامر بن لدین اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جمعہ کا دن تمہارے لئے عید کا دن ہے۔اس لئے صرف اس دن کو مخصوص کر کے روزہ نہ رکھا کرو سوائے اس کے کہ جمعہ کے ساتھ اس کا پہلا یا بعد کا دن ملا لو (یعنی جمعرات اور جمعہ یا جمعہ ہفتہ دو دن ملا کر روزہ رکھو)

(الترغیب والترھیب ماجاء فی النھی عن تخصیص الجمعۃ بالصوم جلد2 ص250)

مسجد جلدی پہنچو

5۔نماز جمعہ کے لئے مسجد جلدی پہنچنا بہت سی برکتوں کا موجب ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے ہر دروازے پر پہنچ جاتے ہیں اور پھر باری باری آنے والوں کے نام لکھنا شروع کر دیتے ہیں اور جب امام آ کر بیٹھ جاتا ہے تو وہ اپنے رجسٹر لپیٹ دیتے ہیں اور ذکر الٰہی سننا شروع کر دیتے ہیں۔

(صحیح بخاری کتاب الجمعہ باب الاستماع حدیث نمبر 877)

آگے بیٹھو

6۔جمعہ کے لئے بیت الذکر جلدی آنا اور امام کا قرب،قرب الٰہی کا موجب ہے۔

حضرت سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

جمعہ پڑھنے آیا کرو اور امام کے قریب بیٹھا کرو اور ایک شخص جمعہ سے پیچھے رہتے رہتے جنت سے پیچھے رہ جاتا ہے حالانکہ وہ جنتیوں میں سے ہوتا ہے۔

(سنن ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب الدنو من الامام حدیث نمبر 934)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور نماز جمعہ میں آنے کے حساب سے بیٹھیں گے۔یعنی پہلا دوسرا تیسرا۔پھر انہوں نے کہا چوتھا بھی اللہ تعالیٰ کے دربار میں بیٹھنے کے لحاظ سے دور نہیں۔

(سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ باب التھجیر حدیث نمبر 1084)

توجہ سے سنو

7۔خطبہ جمعہ کو نہایت توجہ سے سننے کا حکم ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

جمعہ کے دن امام خطبہ دے رہا ہو اور تم اپنے قریبی ساتھی سے کہو کہ خاموش رہو تو تمہارا یہ کہنا بھی لغو فعل ہے۔(اشارے سے خاموش کرانا چاہئے)

(صحیح بخاری کتاب الجمعہ باب الانصات حدیث نمبر 882)

جمعہ نہ چھوڑو

8۔جمعہ ترک کرنے پر رسولؐ اللہ نے وعید فرمائی ہے۔

حضرت ابوجعد الضمریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

جو شخص سستی کرتے ہوئے بغیر عذر کے تین جمعے چھوڑ دیتا ہے۔اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

(جامع ترمذی کتاب الجمعہ باب فی ترک الجمعہ حدیث نمبر 460 مسند احمد حدیث نمبر 14951)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا یا تو لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آ جائیں گے یا اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر کر دے گا اور وہ غافلین میں شامل ہو جائیں گے۔

(صحیح مسلم کتاب الجمعہ باب التغلیظ فی ترک الجمعہ حدیث نمبر 1432)

آغاز انسانیت

9۔جمعہ کے دن کا انسانیت کے آغاز اور اختتام سے بھی گہرا تعلق ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔دنوں میں سے بہترین دن جس میں سورج چڑھتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے۔اسی دن آدم پیدا کئے گئے اسی دن جنت میں لے جائے گئے اور اسی دن جنت سے نکالے گئے۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب فضل یوم الجمعۃ حدیث نمبر 1410)

جمعہ کے دن جنت میں داخلہ سے غالباً یہ اشارہ بھی ہے کہ اسی دن انسانیت خدا کے الہام اور کلام سے مشرف ہوئی اور یہی وہ دن ہے جب شریعت اپنے کمال کو پہنچی اور قرآن کریم کی تکمیل کا مژدہ سنایا گیا۔

یہ 10ھ یوم عرفہ اور جمعہ کا دن تھا جب یہ آیت اتری۔الیوم اکملت لکم دینکم

تو مسلمانوں کے لئے دو عیدیں اکٹھی ہو گئیں۔

آخری زمانہ سے تعلق

10۔جمعہ کا آخری زمانہ سے بھی خاص تعلق ہے۔ہفتے کے چھٹے دن کی طرح اللہ تعالیٰ نے چھٹے ہزار سال کو بھی جمعہ کی معنوی برکات سے معمور کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

لاتقوم الساعۃ الا فی یوم الجمعۃ

(صحیح مسلم کتاب الجمعۃ باب فی فضل یوم الجمعۃ۔حدیث نمبر 1411)

یعنی ساعت جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی۔

ساعت کے معنی قرآنی اصطلاح میں عظیم الشان انقلاب کے ہیں اور مسیح موعود کے زمانہ کو قرآن وحدیث میں ساعت کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔پس چھٹے ہزار سال میں مسیح موعود کے ذریعہ عظیم قیامت برپا ہونی مقدر تھی۔چنانچہ حضرت مسیح موعود فرماتے

ہیں:۔

خداتعالیٰ قرآن کریم میں آنحضرت ﷺ کے دو منصب قائم کرتا ہے۔((1 ایک کامل کتاب کو پیش کرنے والا جیسا کہ فرمایا کہ **یتلوا صحفا مطھرۃ فیھا کتب قیمۃ**۔ ((2 دوسری تمام دنیا میں اس کتاب کی اشاعت کرنے والا جیسا کہ فرماتا ہے۔ **لیظھرہ علی الدین کلہ** اور تکمیل ہدایت کے لئے خدانے چھٹا دن اختیار فرمایا۔ اس لئے یہ پہلی سنت اللہ ہمیں سمجھاتی ہے کہ تکمیل اشاعت ہدایت کا دن بھی چھٹا ہی ہے اور ہزار ششم ہے اور علمائے کرام اور تمام اکابر ملت اسلام قبول کر چکے ہیں کہ تکمیل اشاعت مسیح موعود کے ذریعہ سے ہوگی اور اب ثابت ہوا کہ تکمیل اشاعت ہزار ششم میں ہوگی اس لئے نتیجہ نکلا کہ مسیح موعود ہزار ششم میں مبعوث ہوگا۔

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد 17 ص 261)

پھر فرمایا:۔

ضرور تھا کہ جیسا کہ تکمیل ہدایت آنحضرت ﷺ کے ہاتھ سے ہوئی ایسا ہی تکمیل اشاعت ہدایت بھی آنحضرت ﷺ کے ذریعہ سے ہو کیونکہ یہ دونوں آنحضرت ﷺ کے منصبی کام تھے لیکن سنت اللہ کے لحاظ سے اس قدر خلود آپ کے لئے غیر ممکن تھا کہ آپ اسی آخری زمانہ کو پاتے اور نیز ایسا خلود شرک کے پھیلنے کا ایک ذریعہ تھا اس لئے خداتعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی اس خدمت منصبی کو ایک ایسے امتی کے ہاتھ سے پورا کیا کہ جو اپنی خو اور روحانیت کے رو سے گویا آنحضرت ﷺ کے وجود کا ایک ٹکڑا تھا یا یوں کہو کہ وہی تھا اور آسمان پر ظلی طور پر آپؐ کے نام کا شریک تھا اور ہم ابھی کہہ چکے ہیں کہ تکمیل ہدایت کا چھٹا دن تھا یعنی جمعہ۔ اس لئے رعایت تناسب کے لحاظ سے تکمیل اشاعت ہدایت کا دن بھی چھٹا دن ہی مقرر کیا گیا یعنی آخر الف ششم جو خدا کے نزدیک دنیا کا چھٹا دن ہے جیسا کہ اس وعدہ کی طرف آیت **لیظھرہ علی الدین کلہ** اشارہ فرما رہی ہے اور اس چھٹے دن میں آنحضرت ﷺ کے خو اور رنگ پر ایک شخص جو مظہر تجلیات احمدیہ اور محمدیہ تھا مبعوث فرمایا گیا تا تکمیل ہدایت فرقانی اس مظہر تام کے ذریعہ سے ہو جائے۔

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد 17 ص 259,258)

اس پہلو سے یہ سارا زمانہ ہی جمعہ کا زمانہ ہے۔ جب ساری دنیا گلوبل ولیج بن چکی ہے۔ اسی لئے سورۃ جمعہ میں بروز مصطفیٰؐ مسیحؑ موعود کی آمد کا ذکر ہے اور جمعہ میں حاضری کا خصوصی حکم دیا گیا ہے۔

مہدی اور جمعہ

امام مہدی کا ایک نام جمعہ بھی رکھا گیا ہے۔ جس کی حکمت یہ ہے کہ اس کے ذریعہ کل عالم کو ایک دین پر اکٹھا کیا جانا مقدر ہے۔ چنانچہ نجم الثاقب میں شیعہ بزرگان کے حوالے سے لکھا ہے:۔

''جمعہ امام مہدی کے مبارک ناموں میں سے ہے اور اس نام کی ایک وجہ یہ ہے کہ آپ لوگوں کو جمع کریں گے''۔

حضرت امام علی تقی نے فرمایا۔ دن ہم ہیں۔ پھر فرمایا جمعہ میرا بیٹا ہے۔ (یعنی روحانی بیٹا) اور اسی کی طرف اہل حق اور صادق لوگ جمع ہوں گے۔

(نجم الثاقب ص 465 مرزا حسین نوری طبری۔ انتشارات علمیہ اسلامیہ، جنب نوروز خان)

حضرت امام جعفر صادق فرماتے ہیں:۔

ہمارا قائم اہل بیت یعنی امام مہدی جمعہ کے دن نکلے گا۔

(بحار الانوار جلد 52 ص 279 علامہ باقر مجلسی۔ داراحیاء الثراب العربی۔ بیروت 1983ء)

چنانچہ حضرت مسیح موعود 14 شوال 1250ھ کو جمعہ کے دن پیدا ہوئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

یہ لوگ جمع بین الصلوٰتین پر روتے ہیں حالانکہ مسیح کی قسمت میں بہت سے اجتماع رکھے ہیں۔ کسوف وخسوف کا اجتماع ہوا یہ بھی میرا ہی نشان تھا اور **واذا النفوس زوجت** بھی میرے ہی لئے ہیں اور **اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم** بھی ایک جمع ہی ہے کیونکہ اول اور آخر کو ملایا گیا ہے اور یہ عظیم الشان جمع ہے جو رسول اللہ ﷺ کے برکات اور فیوض کی زندگی پر دلیل اور گواہ ہے اور پھر یہ بھی جمع ہے کہ خداتعالیٰ نے تبلیغ کے سارے سامان جمع کر دیئے ہیں۔ چنانچہ مطبع کے سامان، کاغذ کی کثرت، ڈاک خانوں، تار، ریل اور دخانی جہازوں کے ذریعہ کل دنیا ایک شہر کا حکم رکھتی ہے اور پھر نت نئی ایجادیں اس جمع کو اور بھی بڑھا رہی ہیں۔ کیونکہ اسباب تبلیغ جمع ہو رہے ہیں۔ اب فونوگراف سے بھی تبلیغ کا کام لے سکتے ہیں اور اس سے بہت عجیب کام نکلتا ہے۔ اخباروں اور رسالوں کا اجراء غرض اس قدر سامان تبلیغ کے جمع ہوئے ہیں کہ اس کی نظیر کسی پہلے زمانہ میں ہم کو نہیں ملتی۔ بلکہ رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے اغراض میں سے ایک تکمیل دین بھی تھا جس کے لئے فرمایا گیا تھا **الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی** اب اس تکمیل میں دو خوبیاں تھیں ایک تکمیل ہدایت اور دوسری تکمیل اشاعت ہدایت۔ تکمیل ہدایت کا زمانہ تو آنحضرت ﷺ کا اپنا پہلا زمانہ تھا اور تکمیل اشاعت ہدایت کا زمانہ آپؐ کا دوسرا زمانہ ہے جبکہ **اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم** کا وقت آنے والا ہے اور وہ وقت اب ہے یعنی میرا زمانہ یعنی مسیح موعود کا زمانہ۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے تکمیل ہدایت اور تکمیل اشاعت ہدایت کے زمانوں کو بھی اس طرح پر ملایا ہے اور یہ بھی عظیم الشان جمع ہے۔ (الحکم 30 نومبر 1902ء صفحہ اول)

امام مہدی کے جمعہ کے دن نکلنے سے مراد اس آخری زمانہ میں جمعہ کے دن سے امام مہدی کا خاص طور پر فائدہ اٹھانا بھی ہوسکتا ہے۔ جب خلیفہ وقت کا پیغام جمعہ کے ذریعہ ساری دنیا میں چند سیکنڈز میں مشتہر ہو جاتا ہے۔

بابرکت دور

پس دوسرے لوگوں کے لئے جمعہ محض ایک رسمی عبادت کا دن ہے مگر ہمارے لئے آنحضرت ﷺ کی عظیم الشان پیشگوئیوں پر مشتمل ایک بابرکت دور ہے اور جماعت احمدیہ کی ساری تاریخ جمعہ کی برکتوں سے لبریز ہے ہم نے جس قدر فائدہ جمعہ سے اٹھایا ہے اس کی کوئی نظیر عالم اسلام میں موجود نہیں۔ ہر نئی تحریک اور سکیم کا اعلان جمعہ کے دن ہی ہوتا ہے اور جماعت سے بڑھ کر کسی کو جمعہ نصیب نہیں اور ہر جمعہ ہمارے لئے عالمی جمعہ اور جمعہ کا پیغام لے کر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی برکات سے پوری طرح استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حالات حاضرہ

سینڈی طوفان یا قہر الٰہی

محمد یوسف انور قادیان

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نُصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
کبھی وہ خاک ہو کر دشمنوں کے سر پہ پڑتی ہے
کبھی ہو کر وہ پانی اُن پہ اک طوفان لاتی ہے

آج سے چودہ سو سال قبل خداتعالیٰ نے قرآن مجید میں اور بانی اسلام آنحضرت ﷺ نے اپنی پیشگوئیوں میں اس آخری زمانے میں نمودار ہونے والے طوفانوں زلزلوں قحطوں جنگوں اور خطرناک بیماریوں کا بڑے واضح رنگ میں ذکر فرمایا ہے۔ ساتھ ہی مسلمانوں کی بگڑی اخلاقی حالت اور دیگر مذاہب میں پیدا ہونے والے فتنوں اور ضلالت وگمراہی کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ چنانچہ سالہا سال سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ بین الاقوامی طور پر ہر ملک کسی نہ کسی رنگ میں آفات الٰہی سے دو چار رہا ہے یا دو چار ہے کہیں خانہ جنگی کے حالات ہیں تو کہیں سیلاب کا طوفان ہے کہیں زلزلے آرہے ہیں کہیں اندرونی انتشار ہے کہیں اقتصادی بحران ہے، کہیں بے روزگاری ہے کہیں لڑائی اور جنگ و جدال ہے۔ کہیں قحط سالی ہے تو کہیں خطرناک بیماریاں ہیں۔ دوسری طرف اس دور جدید میں سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں اسلحہ سازی کی دوڑ لگی ہوئی ہے نت نئے تباہ کن تجربات کے ساتھ ساتھ خدا کی پیدا کردہ زمین آسمان چاند ستارے پہاڑ سمندر وغیرہ جو خدا کے حکم سے گردش میں ہیں کو سائنسدان چھیڑ چھاڑ کر کے خدا کی تخلیق میں دخل دیتے نظر آتے ہیں دوسری بات جو بہت ہی اہم ہے وہ یہ ہے کہ خدا کی قدیم سے سنت چلی آئی ہے کہ خداتعالیٰ نے ہر قوم اور اُمت میں اپنے نبی رسول رشی منی اوتار لوگوں کی ہدایت کیلئے بھیجے ہیں ہمیشہ اُن ماموروں کو تنگ کیا گیا ستایا گیا اُن کی مخالفت کی گئی اُن سے تمسخر کیا گیا لیکن خدا کے مامورین اپنے نیک مقاصد میں کامیاب ہی ہوتے رہے ہیں اور اُن کا سلسلہ اور مشن بڑھتا اور پھلتا پھولتا رہا ہے۔ اس کے برعکس ان کے مخالفین معاندین ومنکرین ہمیشہ اپنے مذموم ارادوں میں ناکام و نامراد رہے ہیں۔ قرآن مجید میں واضح رنگ میں یہ خدا کا وعدہ ان الفاظ میں موجود ہے کہ میں اور میرے رسول غالب آتے رہیں گے اور ہم اپنے رسولوں اور اُن پر ایمان لانے والوں کی مدد کرتے ہیں یا کرتے رہیں گے ساتھ ہی یہ بھی وعدہ ہے کہ جب بھی ہم دنیا پر کوئی عذاب نازل کرتے ہیں تو اُس وقت ہم ضرور کسی مامور کو دُنیا کی ہدایت کیلئے مبعوث کرتے ہیں پس اس قرآنی تعلیم سے صاف ظاہر ہے کہ دنیا میں جو بھی خدا سے ٹکر لے گا خواہ وہ قوم ہو ملک ہو یا بادشاہ ہو چکنا چور ہوگا اور اُس کا تکبر اور گھمنڈ ٹوٹ جائے گا۔ گو بظاہر دنیا میں بڑی بڑی طاقتیں ہیں اور سب پر حکمرانی کرتی نظر آتی ہیں لیکن جب بھی الٰہی آفات نے انہیں گھیرا ہے تو اُس کو روکنے میں ناکام رہی ہیں۔ یہ بات بھی ثابت شدہ ہے جس نے بھی بانیٔ اسلام آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس پر حملہ کیا ہے اور گستاخانہ زبان استعمال کی ہے وہ خدا کی گرفت میں آیا ہے حال ہی میں امریکہ کے ایک شریر دشمن اسلام نے ہمارے نہایت ہی پیارے آقا سرکار دوعالم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے بارہ میں ایک گھٹیا فلم بنائی جس سے ہر ایک مسلمان کا دل خون ہوا ہے۔ مسلمانوں کی طرف سے اس کا ردعمل بھی ہوا ہے بدقسمتی سے بہت سے مسلم ممالک میں توڑ پھوڑ ہوئی ہے۔ مسلمانوں نے آپس میں ایک دوسرے کو نقصان پہنچایا ہے لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ جس ملک میں یہ واقعہ ہوا ہے اُس ملک میں اس واقعہ کی شدید مذمت نہیں کی گئی چنانچہ خدا تعالیٰ جو رب العالمین ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا خدا ہے اس نے اپنے پیارے نبی کی عظمت وشان کے برخلاف یہ برداشت نہیں کیا اس ملک کو جھنجوڑ کر رکھ دیا کسی کی اس کے سامنے ایک نہ چلی اور امریکہ میں سینڈی نامی طوفان ایسا آیا جس نے دنیا کے اس عظیم ترین سپر پاور ملک کو ہلا کر رکھ دیا۔ کھربوں ڈالر کا مالی نقصان کا اندازہ لگایا گیا ہے جبکہ سو سے زیادہ قیمتی جانیں موت کا شکار ہوگئی ہیں امریکہ کی تمام

باقی صفحہ ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

جلسہ سالانہ قادیان کی اہمیت

نوید الفتح شاہد، مبلغ سلسلہ یادگیر

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روحانی فرزند جلیل حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ومہدیٔ معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا ذکر آیت قرآنی هُوَ الَّذِيٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ میں بیان فرمایا گیا ہے حقوق اللہ اور حقوق العباد کا قیام اور دنیا میں حقیقی محبت ومؤدت اور بھائی چارہ اور پیار کا ماحول پیدا کرنا آپ علیہ السلام کا بنیادی مشن ہے۔ انہیں کارِ عظیم کیلئے آپ علیہ السلام نے ’جماعت احمدیہ‘ کا قیام فرمایا اور اس جماعت میں داخل ہونے کیلئے سچے دل سے گناہوں سے توبہ کے ساتھ دس شرائط بیعت مقرر فرمائیں۔ بیعت کی دسویں شرط میں آپؑ نے فرمایا۔

’’یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت درمعروف باندھ کر اُس پر تاوقتِ مرگ قائم رہے گا اور اس عقدِ اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیاوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

(مجموعہ اشتہارات جلداوّل صفحہ ۱۶۰)

اب یہ امر واضح ہو کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وفات ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو ہوئی اور ۲۷ مئی ۱۹۰۸ کو قادیان کے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ دنیا میں عموماً دیکھا جاتا ہے کہ ہرکس وناکس اگر کسی سے محبت و اخوت کا رشتہ رکھتا ہے تو صرف تاحیات رکھتا ہے۔ اور پھر بعد وفات محبت میں کمی آجاتی ہے۔ مگر سچی محبت کرنے والے ہمیشہ اپنے محبوب کو یاد رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ باوجود اس کے خاطر خواہ محبت میں کمی واقع ہوجاتی ہے۔

اُسی محبت میں بڑھنے اور بڑھتے چلے جانے کی غرض سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے اذن وایما سے ایک عظیم الشان جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی۔ اور بیعت کی غرض بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہوجائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔ لیکن اس غرض کے حصول کیلئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے۔ تا اگر خدا تعالیٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولہ عشق پیدا ہوجائے سو اس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہیئے اور کرنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ یہ توفیق بخشے اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہیئے کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پروانہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی اور چونکہ ہر یک کیلئے بباعث ضعف فطرت یا کمی مقدرت یا بُعد مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اُٹھا کر ملاقات کیلئے آوے۔ کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعال شوق نہیں کہ ملاقات کیلئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھ سکیں۔ لہٰذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کیلئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا چاہے شرط صحت وفرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوسکیں۔

(مجموعہ اشتہارات جلداوّل صفحہ ۳۰۲)

ہمیں اپنے دنیاوی کاموں کو چھوڑتے ہوئے محض للہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یاد کو تازہ کرتے ہوئے چاہیئے کہ اِس روحانی جلسہ میں حاضر ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت کی یاد کو تازہ کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے تاکہ ہم وقت مقررہ سے قبل تیاری کرتے ہوئے نیت کرنے والے ہوں کہ ہم حتیٰ المقدور جلسہ میں حاضر ہونے کی کوشش میں کامیاب و کامران ہوں۔ آمین ثم آمین۔

ہر انسان اپنی زندگی میں کچھ نہ کچھ وعدہ کرتا ہے اور اُس وعدہ کو پورا کرنے کیلئے کوشاں رہتا ہے۔ مگر جب اُس وعدے کی اہمیت کو سمجھ نہیں سکتا تب اس وعدے کو توڑ دیتا ہے لیکن مومن وہ ہوتا ہے جو کہ پوری زندگی وعدوں اور عہد و پیمانوں پر بسر کرتا ہے اور ہر لمحہ کو خدا تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد و پیمان کے مطابق گزارنے کی کوشش کرتا ہے اور وہ عہد و پیمان دراصل تمام نیک کاموں کی طرف رہبری کرتے ہیں اور دفع شر کے مقدمات ہوتے ہیں اور مؤمن کا وعدہ تو یوں ہوتا ہے کہ گویا اس نے پورا کر چھوڑا ہے یعنی وعدہ کیا تو نبھایا ضرور۔ کیوں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان یہ ہے کہ عِدۃُ المؤمن کاخذ الکفِ یعنی مومن کا وعدہ ایسا ہی سچا ہے جیسے کوئی چیز ہاتھ میں دے دی جائے پھر اللہ تعالیٰ نے تاکیدی حکم دیتے ہوئے یہ تنبیہ کی ہے کہ

وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا (بنی اسرائیل:۳۵)

یعنی اور (اپنے) عہد کو پورا کرو (کیونکہ) ہر عہد کی نسبت یقیناً (ایک نہ ایک دن) جواب طلبی ہوگی۔ پس معلوم ہوا کہ عہد کرنے کے بعد اُسے پورا کرنا بہت اہمیت کی حامل بات ہے۔ اور اس عہد کو پورا نہ کرنے پر انذار بھی ہے۔ ان تمام ہدایات خداوندی و فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے یہ امر مترشح ہوتا ہے کہ ہم نے زمانے کے امام کے ساتھ عقد اخوت محض للہ باقرارِ طاعت درمعروف باندھنے کا جو عہد کیا ہے نیز اُس پر تاوقتِ مرگ قائم رہنے کا اور اس عقدِ اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہونے کا جو وعدہ کیا ہے کہ جس کی نظیر دنیاوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو، اُس عہد کو نبھانے کیلئے ہمیں ازحد کوشش کرنی چاہیئے۔ اس عہد کو پورا کرنا ہم پر ازبس لازم ہے اور اسی عہد کو پورا کرنے کی غرض سے ہمیں چاہیئے کہ ہم بار بار قادیان دارالامان جائیں اور شعائر اللہ کی زیارت سے ایمان و ایقان کو تقویت دینے والے بنیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ایک مرتبہ جلسہ سالانہ قادیان پر بہت کم لوگ آنے پر اظہار افسوس کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

’’ہنوز لوگ ہمارے اغراض سے واقف نہیں کہ ہم کیا چاہتے ہیں کہ وہ بن جائیں۔ وہ غرض جو ہم چاہتے ہیں اور جس کیلئے ہمیں خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے۔ وہ پوری نہیں ہوسکتی۔ جب تک لوگ یہاں بار بار نہ آئیں اور آنے سے ذرا بھی نہ اُکتائیں‘‘۔

(ملفوظات جلداوّل ۲۰۰۳ء صفحہ ۳۰۱)

اکثر یہ دیکھا جاتا ہے کہ بعض لوگ اظہار خیال کچھ اس طرز پر کرتے ہیں کہ بار بار قادیان جانے سے کاروبار خراب ہوں گے اور بوجھ محسوس کرتے ہیں اور حرج اُٹھانے کو تیار نہیں ہوتے۔ بے جا دنیاداری کی باتیں کرتے رہتے ہیں اور ربانی وعظوں کے سننے سے قاصر رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو مخاطب کر کے حضرت اقدس امام الزمان جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’جو شخص ایسا خیال کرتا ہے کہ آنے میں اُس پر بوجھ پڑتا ہے یا ایسا سمجھتا ہے کہ یہاں ٹھہرنے میں ہم پر بوجھ ہوگا۔ اسے ڈرنا چاہیئے کہ وہ شرک میں مبتلا ہے ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ اگر سارا جہان ہمارا عیال ہوجائے تو ہمارے مہمات کا متکفل خدا تعالیٰ ہے ہم پر ذرا بھی بوجھ نہیں۔ ہمیں تو دوستوں کے وجود سے بڑی راحت پہنچتی ہے۔ یہ وسوسہ ہے جسے دلوں سے دور پھینکنا چاہیئے۔ میں نے بعض کو یہ کہتے سنا ہے کہ ہم یہاں بیٹھ کر کیوں حضرت صاحب کو تکلیف دیں ہم تو نکمے ہیں۔ یوں ہی روٹی بیٹھ کر کیوں توڑا کریں۔ وہ یہ یاد رکھیں یہ شیطانی وسوسہ ہے جو شیطان نے اُن کے دلوں میں ڈالا ہے کہ ان کے پیر یہاں جمنے نہ پائیں۔

(ملفوظات جلداوّل صفحہ ۳۰۱ ایڈیشن ۲۰۰۳)

جلسہ سالانہ کے ایام بہت ہی بابرکت ایام ہوتے ہیں ان ایام کے لیل ونہار عبادت و ریاضت نیز علم وحکمت کے حصول کیلئے محض للہ صرف ہوتے ہیں۔ ایسے ہی ایام کو مدنظر رکھ کر حضور علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا تھا کہ

’’زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارضِ حرم ہے‘‘

حضور علیہ السلام نے وقت کو غنیمت بتاتے ہوئے بار بار قادیان شریف آکر علم دین حاصل کرنے نیز روحانیت کے منازل طے کرنے کی تاکید کی ہے اور یہاں تک فرمادیا کہ

’’ہمارے دوستوں کو کس نے بتایا ہے کہ زندگی بڑی لمبی ہے موت کا کوئی وقت نہیں کہ کب سر پر ٹوٹ پڑے۔ اس لئے مناسب ہے کہ جو وقت ملے اُسے غنیمت سمجھیں‘‘۔ یہ ایام پھر نہ ملیں گے اور یہ کہانیاں رہ جائیں گی‘‘۔ (ملفوظات جلداوّل صفحہ ۳۰۲)

الغرض نبی امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بات پر ہمیں قرآنی حکم سمعنا و اطعنا کے مطابق عمل کر کے دکھانا ہے اور حتی المقدور کوشش کرنی ہے کہ جلسہ سالانہ قادیان کو پیش نظر رکھتے ہوئے ابھی سے تیاری کرتے چلے جائیں اور عین جلسے پر حاضر ہو کر روحانی پانی کو نوش فرما کر سیراب ہوں۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہمیں اس کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین۔

❁❁❁

ڈینگو کا ہومیوپیتھی علاج

آج کل ڈینگو کی بیماری بہت کثرت سے پھیل رہی ہے اور دہلی، ممبئی اور دیگر کئی شہروں میں بڑی تعداد میں لوگ اس سے متاثر ہو رہے ہیں اس کی روک تھام کیلئے جماعت احمدیہ کی جانب سے گزشتہ پانچ چھ سالوں سے ہومیوپیتھی ادویات کا نسخہ تیار کر کے تقسیم کیا جا رہا ہے۔ جو اللہ کے فضل و کرم سے بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ احباب کرام سے گزارش ہے کہ وہ درج ذیل نسخہ احتیاطی تدبیر کے طور پر استعمال کریں۔

RUSTOX, EUPATORIUM, GELSIMIUM, (Each 200)

For Three Days (Morning-Evening)

(ڈاکٹر سید سعید احمد۔ انچارج ہومیو بھارت، نور اسپتال قادیان: (موبائل) 09501696505

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

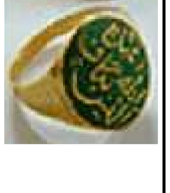

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900, E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

پیغام

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بر موقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ بھارت ۲۰۱۲ء

لندن

6-10-12

میری عزیز بہنوں اور پیاری بچیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے خوشی ہے کہ آج سے لجنہ اماء اللہ بھارت کا سالانہ اجتماع قادیان کی مقدس بستی میں منعقد ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ اجتماع آپ سب کیلئے خیر و برکت اور روحانی ترقی کا باعث بنائے۔ آمین۔

ہمارے پیارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے اس سے بھی زیادہ پیار کرتا ہے جتنا کہ ایک ماں اپنے بچے سے کرتی ہے۔ پس اس پیار کرنے والے خدا کا ہم پر یہ کتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس زمانے میں اپنے اس پیارے کی جماعت میں شامل فرمایا ہے جس کی ہر تکلیف دور کرنے کا، ہر خوف دور کرنے کا، خوف اور تکلیف کی حالت کو امن اور خوشیوں میں بدلنے کا اللہ تعالیٰ نے خود وعدہ فرمایا ہے اور یہ بھی وعدہ فرمایا ہے کہ جب کبھی بھی میری اس جماعت پر کوئی گھبراہٹ اور بے چینی کی کیفیت آئے گی تو جس طرح بچے کی ایک چیخ پر ماں بھاگ کر اس کو اپنے سینے سے چمٹا لیتی ہے اس سے کہیں زیادہ سرعت کے ساتھ ہمارا پیار کرنے والا خدا ہمیں اپنی حفاظت کی گود میں اور عافیت کے حصار میں لے لے گا۔ شرط صرف یہ ہے کہ اس نے ہم سے اس اتنی بڑی نعمت کے تسلسل اور دوام کے لئے کچھ اعمال کی توقع بھی رکھی ہے وہ توقعات اور احکامات اس نے قرآن کریم میں بیان کئے ہیں۔ اور گاہے گاہے میں بھی اپنے خطبات اور مختلف ملکوں کے اجتماعات میں ان میں سے بعض کی طرف توجہ بھی دلاتا رہتا ہوں۔ اگر آپ ان احکامات کو ہمیشہ مدنظر رکھیں گی تو انشاء اللہ زندگی کے ہر میدان میں کامیابیاں آپ کے قدم چومیں گی۔ قوموں کی زندگی اور ترقی میں عورت کا ایک اہم ترین اور بنیادی کردار ہے۔ کسی بھی معاشرے اور قوم اور ملک کی ترقی کا راز اس کی عورتوں کی اعلیٰ تعلیم و تربیت اور نمایاں اخلاق و عادات میں مضمر ہے۔ اس لئے ایک بات ہمیشہ ذہن میں رکھیں کہ آپ صرف عورت نہیں ہیں بلکہ آپ ایک احمدی عورت ہیں۔ لجنہ اماء اللہ ہیں اور ناصرات الاحمدیہ ہیں اور یہ ایک بہت بڑا اعزاز ہے۔ اسلام نے عورت کو ویسے بھی بہت بلند درجہ اور مقام عطا کیا ہے۔ اس مقام کی قدر و قیمت کو سمجھیں۔ ان احکامات اور نصائح کو اپنی زندگیوں میں ڈھالیں جو قرآن کریم میں مذکور ہیں۔ قرآنی تعلیمات کے زیور سے اپنی اور اپنی اولاد کی زندگیوں کو آراستہ کریں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ کرنے کی عادت ڈالیں کہ یہ آپ کے روحانی، اخلاقی اور علمی حسن کو چار چاند لگا دے گا۔ اِدھر اُدھر کی بے ہودہ باتوں اور وقت ضائع کرنے کا باعث بننے والی مجالس اور پروگرام اور ٹی وی چینلز اور ویب سائٹس سے خود بھی اجتناب کریں اور اپنے بچوں اور بچیوں کو بھی ان سے روکیں۔ یہاں تک کہ اپنے بھائیوں، بہنوں اور بڑوں کو بھی اگر سمجھانا پڑے تو پیار سے اور حکمت سے سمجھائیں کہ یہ سب زہریں ہیں جن کو کھا کر تم بچ نہیں سکتے۔ اپنی قوم اور اپنے ملک کی ترقی اور خوشحالی کیلئے اپنی صلاحیتوں کا استعمال کریں۔ دنیا اپنے خالق حقیقی سے منہ موڑے بھٹک رہی ہے اور تباہی اور ہلاکت کے گڑھے کی طرف جا رہی ہے۔ پس اے احمدی خواتین! آج آپ ہی ہیں جنہوں نے قرون وسطیٰ کی عورتوں کی جرأت و شجاعت اور ریاضت اور ذہانت کو اپنے اندر پیدا کرتے ہوئے اسلام کی خوبصورت تعلیم کا نمونہ پیش کر کے اس دنیا کو خدائے واحد لاشریک کی طرف لانے کا فریضہ سرانجام دینا ہے۔ اسلام کی پہلی تاریخ میں بھی عورتوں نے بہادری اور جرأت کے کارنامے سرانجام دئے تھے۔ انہوں نے علم و عرفان کی مجالس اور درس و تدریس کے فرائض بھی ادا کئے۔ گھروں اور خاندانوں کی بہترین تربیت کے ساتھ ساتھ میدان جنگ میں بھی کارہائے نمایاں سرانجام دئے۔ پردہ اور ان کا عورت ہونا انکے کسی بھی فریضے کی ادائیگی میں نہ تب روک بنا اور نہ اب بن سکتا ہے۔ اور بھارت کی سرزمین بھی ایسی سینکڑوں ہزاروں عورتوں کی قربانیوں کو کبھی بھلا نہیں سکتی۔ اسی سرزمین پر کرشنؑ کی گوپیوں نے وہ قربانیاں اور تبلیغی کارنامے سرانجام دئے ہوئے ہیں کہ جنہیں تاریخ کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔

پس آج دکھی انسانیت کو بچانے کیلئے ساری دنیا کو ایک خدا اور ایک رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور ایک خوبصورت تعلیم کی طرف لانے کیلئے اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں اور اپنے اندر خدمت کا جذبہ پیدا کریں اور اپنی اولادوں کی بھی نیک تربیت کریں تا کہ وہ بھی ان نیکیوں کو ہمیشہ زندہ رکھنے والی ہوں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے عورتوں کے اندر یہی جذبہ پیدا کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ہر احمدی عورت کو مخاطب کرتے ہوئے ایک موقعہ پر فرمایا۔

''اگر احمدی عورتیں قربانی کریں اور اپنے اندر دین کی خدمت کا جذبہ پیدا کریں تو چونکہ تمہاری آواز میں ایک درد ہے ایک سوز اور گداز ہے۔ تم دنیا کے گوشہ گوشہ میں آگ لگا دو گی۔ اور گو بظاہر اشاعت دین کا کام مرد کر رہے ہوں گے لیکن حقیقت میں تم ہی یہ کام کر رہی ہو گی۔ پس اگر تم کمر ہمت باندھ لو اور دین کی خاطر ہر قربانی کیلئے آمادہ ہو جاؤ تو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ ابھی تم میں سے بہت سی عورتیں زندہ ہوں گی کہ اسلام غالب آجائے گا۔ اور تم اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرو گی اور آخرت میں بھی اس کے انعامات کی وارث ہو گی اور اپنی آنکھوں سے دیکھ لو گی کہ۔۔۔ اسلام فتح پا گیا ہے۔۔۔ پس یہ کام تمہارے اپنے اختیار میں ہے اور اگر تم چاہو تو یہ کام بڑی آسانی سے کر سکتی ہو'' (الازہار لذوات الخمار ص186)

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس عظیم قربانی کیلئے تیار رہنے کی ہمت اور توفیق بخشے۔ اور نیک نسلوں کا وارث بنائے اور آپ کے چہروں کا نور اس دنیا میں بھی بڑھتا چلا جائے اور اگلے جہان میں بھی آپ کی پیشانیاں نیک و صالح اولادوں کی مائیں ہونے کی وجہ سے ہمیشہ چمکتی رہیں۔ آمین۔ والسلام

خاکسار

QND-4235

07-10-12

خلیفۃ المسیح الخامس

بقیہ: سینڈی طوفان حالات حاضرہ از صفحہ ۱۱

مشینری اس آفت الٰہی کے سامنے دھری کی دھری رہ گئی لاکھوں لوگوں کو گھر چھوڑنا پڑا اور بے تحاشا مکان برباد ہو گئے۔ سڑکیں تباہ ہو گئیں بڑے بڑے پرانے درخت اُکھڑ گئے گاڑیاں تک پانی میں بہہ گئیں کئی علاقوں اور شہروں میں بجلی کی سپلائی ختم ہو گئی صدر مملکت کو اپنی انتخابی مہم بیچ میں چھوڑنی پڑی گو قدرے حالات سُدھر گئے لیکن مستقبل کی کوئی ضمانت نہیں۔ ابتدائے آفرینش سے یہ خدا کی سنت ہے کہ جب بھی خدا کا اور اس کے رسولوں اور نبیوں کا انکار کیا گیا جب بھی دنیا میں معصوم عوام پر ظلم کیا گیا ستایا گیا تنگ کیا گیا خواہ مذہب کے نام پر دنیاوی رنگ میں تو خدا تعالیٰ نے اپنا عذاب نازل فرمایا لہٰذا دنیا کا کوئی بھی ملک ہو مملکت ہو خدا کے سامنے سب عاجز ہیں اس لئے دُنیا کی تمام حکومتوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی اپنی رعایا کے ساتھ ساتھ باقی دنیا کی عوام پر بھی نرمی کا سلوک کریں اور خدا سے ڈرتے رہیں۔

پس پاکستان کو بھی اور عرب ممالک کو بھی امریکہ کو بھی روس کو بھی چین کو بھی ہندوستان کو بھی سمجھنا اور سوچنا چاہیئے کہ حکام کی جو ذمہ داری ہے اور جو عوام کے حقوق ہیں اُن کو نیک نیتی کے ساتھ ادا کریں اور رب العالمین خدا کے قہر و غضب سے ڈرتے رہیں خدا تعالیٰ جو قہار اور منتقم ہے نے قرآن مجید میں متعدد جگہ پر آفات الٰہی سے دُنیا کو خبردار کیا ہے۔ بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعودؑ انہی حالات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''اے یورپ! تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں وہ واحد و یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اُس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے۔ اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا جس کے کان سننے کے ہوں سُنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اُس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶۔۲۵۷)

الیکٹرانک میڈیا ہو یا پرنٹ میڈیا بعض نے اس بات کی طرف نشاندہی کی ہے کہ دنیا میں جو آفات الٰہی آئے ہیں یہ عذاب اس لئے آئے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکایا جا رہا ہے۔ اُس کی نگاہوں کے سامنے مکروہ کام کئے جا رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بار بار اپنے خطبات میں بین الاقوامی برادری کو اس طرف توجہ دلائی اور دلاتے رہتے ہیں کہ ہمیں ایک خدا کی اطاعت و فرمانبرداری کرنی چاہیئے اُس کے غیظ و غضب کو دعوت نہیں دینی چاہیئے۔ اور ممالک کے سربراہوں کو خطوط کے ذریعہ بھی انتباہ کیا ہے ہمیں کثرت سے دنیا کی تباہی سے بچنے کیلئے دعا کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ خود دنیا کے طاقتور ممالک کے حکام کو انصاف کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ❁❁❁

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200

Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

Tel.: 0671-2112266. (M) 9437078266,

9437032266, 9438332026, 943738063

تحریک جدید کے ۷۹ ویں سال کا بابرکت آغاز

مخلصین جماعت سے مومنانہ روح مسابقت کا مظاہرہ کرنے کی دردمندانہ اپیل

خورشید احمد انور وکیل المال تحریک جدید قادیان

للہ الحمد سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی جاری فرمودہ آفاقی تحریک ''تحریک جدید'' شاہراہ غلبہ اسلام پر ان گنت ممتاز اور نمایاں سنگ میل نصب کرنے کے بعد یکم نومبر سے ۷۹ ویں سال میں قدم رکھ چکی ہے۔ ثم الحمد للہ۔ اس جگہ تحدیث نعمت کے طور پر اس امر کا اظہار ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل، حضور پرنور کی دعاؤں اور جملہ عہدیداران جماعت، مبلغین و معلمین کرام اور شاملین تحریک جدید کے بھرپور مخلصانہ تعاون کی بدولت امسال بھی جماعت احمدیہ بھارت نے تحریک جدید کے مالی جہاد میں غیر معمولی اضافہ کے ساتھ گرانقدر مالی قربانی پیش کی ہے۔ جو یقیناً مخلصین جماعت بھارت کے دلوں میں موجزن بے پناہ جذبۂ فدائیت وایثار کی مظہر ہے۔ اللھم زدفزد

قارئین کرام! اکناف عالم میں پھیلی ہوئی جماعتوں کے مابین نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی جستجو میں ہم نے اس سال ایک لمبی چھلانگ لگا کر بفضلہٖ تعالیٰ پانچویں پوزیشن حاصل کی ہے۔ جس کیلئے تمام چندہ دہندگان تحریک جدید بھارت دلی مبارک باد کے مستحق ہیں۔ تاہم ''نرخ بالاکن کہ ارزانی ہنوز'' کے مصداق ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم تحریک جدید کے سال نو کے آغاز ہی سے اپنی کمر ہمت کس لیں اور ارشاد ربانی **وللاخرة خيرلك من الاولى** (الضحی:۵) کو پیش نظر رکھ کر ایک نئے عزم، نئے جوش اور نئے ولولے کے ساتھ شروع ہونے والی نئی دوڑ میں کود پڑیں۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی اپنے ۹ نومبر کو ارشاد فرمودہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ میں جماعت کو اسی امر کی تلقین فرمائی ہے کہ:۔

''اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جن نیکیوں کے کرنے کا حکم دیا ہے ان میں سے ایک انفاق سبیل اللہ بھی ہے۔ یعنی اللہ کی راہ میں مالی قربانی بھی اشاعت اسلام اور خدمت انسانیت کیلئے ضروری ہے۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ گواہ ہے کہ گزشتہ تقریباً سوا سو سال سے ان مقاصد کے حصول کیلئے افراد جماعت مالی قربانی کرتے چلے جارہے ہیں۔ ان کو دیکھ کر غیر بھی حیران ہوتے ہیں۔ پس آج روئے زمین پر صرف احمدی ہی ہیں جو كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کا مصداق بن کر فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ کو قائم کئے ہوئے ہیں۔ نیکیوں کے حصول اور ان میں آگے بڑھتے چلے جانے اور جماعت کی ترقی اور اسلام کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں پھیلانے کیلئے جان، مال وقت اور عزت کو قربان کرتے چلے جانے والے ہیں۔ کوئی دشمن، کوئی طاقت جماعت احمدیہ کی ترقی میں حائل نہیں ہوسکتی''۔

حضور انور نے فرمایا کہ ''بعض اوقات نیکی میں آگے بڑھنے کے جذبے کو دیکھ کر میں بھی حیرت میں ڈوب جاتا ہوں کہ کیسے قربانی کرنے والے لوگ ہیں جو استقلال کے ساتھ اس پر قائم رہنے والے ہیں اور آگے بڑھنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے افراد جماعت کے اخلاص و وفا میں کوئی کمی نہیں ہے۔ افراد جماعت کی اکثریت کم آمدنی والے لوگوں کی ہے جو اپنی بہت سی خواہشات کو قربان کر کے مالی قربانی میں حصہ لیتے ہیں۔ بے شک بعض مالی کشائش رکھنے والے بھی ہیں جو بڑی قربانی کرتے ہیں۔ مگر بلحاظ قربانی کم آمدنی والوں کا معیار مالی کشائش رکھنے والوں سے زیادہ ہے''۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ بصیرت افروز کلمات ہندوستان کے ہر مخلص احمدی کو بطور خاص اس جہت سے دعوت فکر وعمل دے رہے ہیں کہ:۔

۞ جب سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کا اجراء فرمایا تھا تو اس پر سب سے پہلے لبیک کہنے کی سعادت ہندوستان ہی کی غریب جماعتوں کے حصہ میں آئی تھی۔

۞ تحریک جدید کے دفتر اول میں پیش کی جانے والی وہ غریبانہ قربانیاں بھی ہمارے اسلاف کی ہی تھیں جنھوں نے بیرون ملک تبلیغ واشاعت دین کی راہیں ہموار کیں نتیجتاً آج جماعت احمدیہ بفضلہٖ تعالیٰ دنیا کے ۲۰۲ ممالک میں دن رات تبلیغ و اشاعت دین کے مقدس روحانی جہاد میں مصروف ہے۔

گو سال گزشتہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ بھارت کو سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مرحمت فرمودہ ٹارگٹ سے کثیر رقم زائد قربانی پیش کرنے کی توفیق عطا ہوئی ہے۔ اس کے باوجود حضور پرنور کی طرف سے عالمی سطح پر کئے گئے موازنہ میں جماعت احمدیہ بھارت کا پانچویں پوزیشن حاصل کرنا ارشاد قربانی اِسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ کے تقاضوں کو پورا کرتا دکھائی نہیں دیتا اور نہ ہی ہماری یہ پوزیشن ہمارے اس قائدانہ منصب کی غمازی کرتی ہے جس پر ماموز زمانہ سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے اولاً ہمیں ہی فائز فرمایا تھا۔ اندریں صورت اگر ہم چاہتے ہیں کہ اپنے کھوئے ہوئے منصب کو دوبارہ حاصل کریں تو اس کیلئے ہمیں لازماً اپنی قربانیوں کے موجودہ معیار پر نظر ثانی کرنی ہوگی۔ پس اب جبکہ تحریک جدید کے سال نو کے آغاز نے ہمیں ایک بار پھر مسابقت فی الخیرات کی اس دوڑ میں مومنانہ صلاحیتوں کو اُجاگر کرنے کا زریں موقعہ فراہم کیا ہے آیئے ہم سال نو کیلئے وعدہ لکھوانے سے پہلے اپنی وسعت اور استطاعت سے بڑھ کر ضروریات سلسلہ کو مقدم رکھنے کا عہد کریں۔ اور پھر ایک نئے عزم، نئے جوش اور نئے ولولے کے ساتھ مسابقت کی اس نئی دوڑ میں شامل ہوجائیں۔ واضح رہے کہ ہمارے پیارے آقا نے بطور خاص شاملین تحریک جدید کیلئے تاحد استطاعت زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش کرنے کا معیار مقرر فرمایا ہے اور ہر فرد اپنی توفیق و استطاعت کو بخوبی جانتا ہے۔ پس آیئے ہم سب اس ارشاد پر کما حقہ عمل پیرا ہو کر پیارے آقا کی ان دعاؤں سے وافر حصہ پانے کی سعادت حاصل کریں کہ:۔

''اللہ تعالیٰ ان سب قربانی کرنے والوں کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے اور امیر جماعتیں کمزور جماعتوں اور غریب بھائیوں کو مالی قربانی میں اپنے ساتھ آگے بڑھانے والی اور جماعتی ترقی کی روح کو قائم رکھنے والی ہوں تاکہ اسلام کی حقیقی تعلیم دنیا میں جاری ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جھنڈا سب جھنڈوں سے اُونچا لہرانے لگے۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔ آمین۔'' (خطبہ جمعہ فرمودہ ۹ نومبر ۲۰۱۲)

ماہ رمضان المبارک میں صدفیصد ادائیگی کنندگان چندہ تحریک جدید کے حق میں پیارے آقا کا دُعائیہ مکتوب

تحریک جدید کے آغاز سے جاری جماعتی روایت کے مطابق امسال بھی دفتر وکالت مال تحریک جدید کی طرف سے ۲۹ رمضان المبارک سے قبل چندہ تحریک جدید کی سوفیصد ادائیگی کرنے والے مخلصین جماعت احمدیہ بھارت کی فہرست بغرض حصول دعائے خاص سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی گئی تھی۔ جسے ملاحظہ فرمانے کے بعد حضور پرنور نے ازراہ شفقت ۳۰ رمضان المبارک کو ارشاد فرمودہ درس القرآن کے اختتام پر عالمگیر جماعت احمدیہ کو دعا کی تحریک فرمانے کے ساتھ ساتھ اپنے درج ذیل مکتوب گرامی زیر نمبر QDN-3834/23.09.12 میں بھی جملہ مخلصین بھارت کو مشفقانہ دعاؤں سے نوازا ہے۔

مکرم وکیل المال صاحب تحریک جدید قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی طرف سے ۲۹ رمضان المبارک سے قبل چندہ تحریک جدید کی سوفیصد ادائیگی کرنے والی جماعتوں کی فہرستیں موصول ہوئیں۔ جزاکم اللہ۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو ہمیشہ اپنے خاص انعامات کا وارث بنائے، ان کے ایمان اموال ونفوس میں برکت عطا فرمائے اور ہر علاقہ کی جماعت کے مردوزن کو اپنی رضا اور قرب سے نوازے۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ان احباب کو اخلاص و وفا اور اطاعت وقربانی کے اعلیٰ معیاروں کو حاصل کرنے والا بنائے، ہر دو جہان میں اپنے پیار کی نظر میں رکھے اور آپ کو اور تمام کارکنان کو اپنی بے شمار رحمتوں سے حصہ دے اور ہمیشہ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

والسلام

خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

اللہ تعالیٰ جملہ صدفیصد ادائیگی کنندگان چندہ تحریک جدید بھارت کے حق میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ان سبھی مشفقانہ دعاؤں کو شرف قبولیت سے نوازے اور انہیں آئندہ بھی پیارے آقا کی نیک توقعات پر بطریق احسن پورا اترنے کی توفیق عطا فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کو جذب کرنے کا اہل بنائے۔

والسلام

خاکسار

وکیل المال تحریک جدید قادیان

محرم میں کثرت سے درود پڑھیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمایا:

''محرم کے دن شروع ہو چکے ہیں اور اس عرصے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کی آل پر کثرت سے درود پڑھنا چاہئے۔ مسلسل درود پڑھنا تو انسان کی فطرت ثانیہ ہوجانا چاہئے مگر محرم کے دردناک ایام کے تصور سے درود میں زیادہ درد پیدا ہو جاتا ہے۔ پس اس بات کو نہ بھولیں۔ سفر میں، حضر میں، جب توفیق ملے، جب ذہن اس طرف فارغ ہو جائے یعنی درود پڑھنے کے لئے مرکوز ہو سکے اس وقت دل کی گہرائی سے اور محرم کے تصور سے دل کے درد کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کی آل پر درود بھیجا کریں۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ 29/جون 1999ء)

ہر انسان جو دنیا میں آتا ہے اس کا ایک موت کا دن مقرر ہے لیکن جو لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا کی کوشش کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیتے ہیں ان کیلئے جنت لازمی ہے

مکرم حافظ احمد جبرائیل سعید صاحب، نائب امیر ثالث جماعت احمدیہ گھانا اور مکرم منظور احمد صاحب شہید کا ذکر خیر

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 16 نومبر 2012 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہر انسان جو دنیا میں آتا ہے اس کا ایک موت کا دن مقرر ہے بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دنیا میں ہر چیز کو فنا ہے لیکن انسان کو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی خوشخبری دی ہے کہ عارضی دنیا کی زندگی جب ختم ہوگی تو پھر ہمیشہ کی زندگی شروع ہوگی۔ جو انسان اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق اپنے اعمال کرنے والے ہوں گے وہ اُس دائمی اور اخروی زندگی میں اللہ تعالیٰ کے انعاموں کے وارث ہوں گے اللہ تعالیٰ کی بخشش اور رحمت انہیں اپنے قرب میں جگہ دے گی۔ انہوں نے اپنی زندگی کو بامقصد بنانے کی کوشش کی یعنی اس مقصد کو پانے کی کوشش کی جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کیلئے معین کیا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت و بخشش کسی انسان کی چھوٹی سی نیکی کی وجہ سے بھی اسے اپنی رحمت کی چادر میں لے لیتی ہے لیکن جو لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا کی کوشش کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیتے ہیں، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کیلئے سرگرم ہوتے ہیں، جن کے اعلیٰ اخلاق کے بارہ میں ہر چھوٹا بڑا رطب للسان ہوتا ہے۔ ان کے بارہ میں ہمیں خدا تعالیٰ اور اس کے رسول نے بتایا ہے کہ ان کیلئے جنت لازم ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ بے شک یہ لوگ اس دنیا سے تو چلے گئے، اس عارضی ٹھکانے سے رخصت ہو گئے، دنیا کی نظر میں تو مر گئے یا مارے گئے لیکن اللہ تعالیٰ کے یہاں وہ ہمیشہ کی زندگی پا گئے اس لئے ایسے لوگوں کو مردہ نہ کہو۔ وہ زندہ ہیں۔ ایسے لوگوں کی اس دنیا سے رخصتی خدا تعالیٰ کی خاطر ہے۔ ایسے لوگ جب خدا تعالیٰ کی خاطر زندگی گزارتے ہیں اس کے نام کی سر بلندی کے لئے تیار رہتے ہیں اور بے خطر ہو کر اپنی قربانی دیتے ہیں تو وہ جہاں اپنی دائمی زندگی کے سامان کرتے ہیں وہاں پیچھے رہنے والوں کیلئے زندگی کے سامان کرتے ہیں اور اپنی جماعت اور اپنے دینی بھائیوں کیلئے حقیقی اور دائمی زندگی کے اسلوب بھی سکھلانے والے ہوتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج بھی ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح محمدی کے حقیقی ماننے والوں کی جماعت کے افراد ہی ہیں یا ان میں سے ایک گروہ یا طبقہ ہے جو ایک طرف اشاعت دین اور احیاء اسلام کیلئے اپنی زندگی کے ہر لمحہ کو گزارنے کی کوشش کرتا ہے یا وہ ہیں جو دین کی خاطر اس جرم کی وجہ سے کہ انہوں نے مسیح محمدی کو کیوں قبول کیا خدا تعالیٰ کے حضور شہادت کا رتبہ حاصل کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا آج میں ایسے ہی دو افراد کا ذکر کروں گا یعنی ایک خادم سلسلہ اور دوسرے شہید۔ ایک نے اپنے بچپن سے وفات تک مسیح محمدی کی فوج میں شامل ہو کر آنحضرتؐ کے پیغام کو دنیا تک پہنچایا۔ اس پیغام کو جس کی اشاعت کی تکمیل کیلئے آنحضرتؐ کے وعدہ کے مطابق حضرت مسیح موعودؑ مبعوث ہوئے۔ فرمایا کہ میری مراد سلسلہ کے اس خادم سے مکرم حافظ احمد جبرائیل سعید صاحب ہیں۔ آپ حضرت مسیح موعود کے مشن کی تکمیل کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ سرگرداں رہے۔ اور ایک جوش اور ولولے کے ساتھ کام کرتے رہے۔ اور یقینا ایک حقیقی واقف زندگی کی طرح اپنے عہد کو پورا کیا۔ حضور انور نے مکرم حافظ احمد جبرائیل سعید صاحب کے کوائف کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ قادیان یا ربوہ میں پیدا نہیں ہوئے بلکہ گھانا کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں پیدا ہوئے جہاں شاید تعلیم کی بھی مکمل سہولت نہ تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے فضل سے اپنے نبی عظیم پر اتاری کتاب قرآن مجید کا حافظ ہونے کی توفیق دی۔ نہ صرف حافظ قرآن کا رتبہ ملا بلکہ تفقہ فی الدین کا مقام بھی ملا۔ اور گھانا کا باوفا مخلص، خلفاء احمدیت کا سلطان نصیر بن کر کام کرنے کا موقع ملا۔ اور جماعت احمدیہ گھانا کو بہت سے اعزازات سے نوازا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ مکرم احمد جبرائیل سعید صاحب نائب امیر ثالث کی وفات 9 ستمبر بروز جمعۃ المبارک ایک ماہ کی علالت کے بعد ہوئی۔ آپ 2 فروری 1954 کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب اوسوفو جبرائیل سعید صاحب گھانا کے مبلغ تھے۔ 1970 میں آپ حفظ قرآن کی غرض سے ربوہ گئے۔ آپ گھانا کے پہلے حافظ قرآن تھے۔ آپ کو یہ بھی اعزاز حاصل تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے ازراہ شفقت آپ سے کلائی پکڑنے کا مقابلہ بھی کیا تھا۔ 1982 میں آپ نے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ پنجاب یونیورسٹی سے فاضل کا امتحان پاس کیا۔ 15 ستمبر 1982 کو آپ کا تقرر گھانا کے ایک شہر میں ہوا۔ چار سال بعد آپ توالو کے پہلے باقاعدہ مبلغ مقرر ہوئے۔ آپ کے ذریعہ پیسفک آئرلینڈ کے تین ممالک میں احمدیت کا پودا لگا۔ حضور انور نے فرمایا آپ کو مختلف اوقات میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اور میں نے پیسفک آئرلینڈ میں دورے پر بھجوایا جہاں آپ نے جماعتوں کو منظم اور فعال کیا۔ حضور انور نے فرمایا گھانا میں ان کے ساتھ کام کرنے والے مبلغین اور داعیان الی اللہ نے بتایا کہ انہیں تبلیغ کا شوق جنون کی حد تک تھا۔ غیر از جماعت کے بڑے بڑے علماء کے ساتھ تعلقات تھے۔ آپ کو لوگوں سے کام لینے کا خوب سلیقہ تھا۔ آپ کے والد صاب گیمبیا کے پہلے مبلغ تھے۔ جامعہ احمدیہ میں آپ کے ساتھی مکرم الیاس منیر صاحب نے لکھا کہ آپ جامعہ میں مجھ سے بہت پیچھے تھے لیکن بہت آگے نکل گئے۔ مکرم عبد السمیع صاحب ایڈیٹر الفضل لکھتے ہیں کہ ہمیشہ خوشی اور بشاشت سے آپ کا چہرہ کھلا رہتا تھا۔ حضور انور نے فرمایا کہ اپنی بیماری کے آخری وقت میں بھی آپ کو تبلیغ اور نو مبائعین کی فکر تھی۔ اللہ تعالیٰ احمدیت کے اس مایۂ ناز فرزند کو اپنی رضا کی رحمتوں میں ڈھانپ لے۔ خلافت احمدیہ کو ان جیسے سینکڑوں سلطان نصیر عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دوسرے مکرم منظور احمد صاحب شہید ابن مکرم نواب خان صاحب کوئٹہ ہیں۔ آپ کو شہادت کا رتبہ ملا۔ گیارہ نومبر 2012 کو دو نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے آپ پر قریب سے گولیاں چلائیں ایک گولی آپ کے سر پر لگی اور آپ موقعہ پر ہی شہید ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کے خاندان میں احمدیت مکرم نواب صاحب کی پڑدادی بی بی بھاگو صاحبہ ننگل متصل قادیان کے ذریعہ آئی۔ آپ نہایت مہمان نواز اور موصی تھے پسماندگان میں والد صاحب اہلیہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار ہیں۔ نظام جماعت میں مختلف حیثیتوں سے کام کرنے کی توفیق ملی۔ آپ اپنے خاندان کے افراد کی حسب توفیق مالی معاونت کیا کرتے تھے۔ خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور نے پاکستان کے احمدیوں کے لئے خصوصی دعا کی تحریک فرمائی اور فرمایا کہ ان دنوں میں خاص طور پر درود شریف کی طرف توجہ کریں۔ نیز فرمایا اُمت مسلمہ کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں سچائی کا راستہ اختیار کرنے کی توفیق دے۔ نماز جمعہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دونوں مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

❀ ❀ ❀

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 16

کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے جیسا کہ ایک صاف آئینہ میں ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے ان کی قدر مگر وہی جو اُن میں سے ہیں۔ دُنیا کی آنکھ ان کو شناخت نہیں کر سکتی کیونکہ وہ دُنیا سے بہت دُور ہیں۔ یہی وجہ حُسینؓ کی شہادت کی تھی کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا۔ دُنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اس کے زمانہ میں محبت کی تا حسینؓ سے بھی محبت کی جاتی۔

غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کی تحقیر کی جائے۔ اور جو شخص حسینؓ یا کسی اور بزرگ کی جو آئمہ مطہّرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ جلّشانہٗ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے۔ جو شخص مجھے بُرا کہتا ہے یا لعن طعن کرتا ہے اس کے عوض میں کسی برگزیدہ اور محبوب الٰہی کی نسبت شوخی کا لفظ زبان پر لانا سخت معصیت ہے۔ ایسے موقع پر درگزر کرنا اور نادان دشمن کے حق میں دعا کرنا بہتر ہے۔ کیونکہ اگر وہ لوگ مجھے جانتے کہ مَیں کس کی طرف سے ہوں تو ہرگز بُرا نہ کہتے''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 544-546)

خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور نے فرمایا ہر احمدی اور مسلمان جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے فیض پانے والا ہے وہ آل محمد میں شامل ہے۔ پس یہ وہ واحد طریق ہے جس پر ہر مسلمان کو چلنا چاہیئے کہ ہر بزرگ کے مقام کو پہچان کر اس کے طریق پر عمل کرے۔ اللہ تعالیٰ امت پر رحم کرے اور انہیں ایک ہونے کی توفیق دے۔ احمدیوں کو میں یہ کہنا چاہوں گا کہ دوسرے مسلمان فرقے تو ایک دوسرے کے ساتھ مل کر آپس میں حملے کر رہے ہیں لیکن امام الزمان کی بیعت میں آکر ہمارے ذہنوں میں کبھی بدلے کا خیال نہیں آنا چاہیئے۔ ہاں اگر کسی چیز کی ضرورت ہے تو یہ کہ ہر ظلم کے بعد ہم میں سے ہر ایک نیکی اور تقویٰ میں آگے بڑھے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔

وہ تم کو حسین بناتے ہیں اور آپ یزیدی بنتے ہیں
یہ کیا ہی سستا سودا ہے دشمن کو تیر چلانے دو

حضور نے فرمایا آج کل درود شریف کا خصوصی ورد کریں اور **رب کل شی خادمك رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی** اور **اللھم انا نجعلك فی نحورھم ونعوذبك من شرورھم**۔ کی دُعا خصوصی طور پر پڑھیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقی آل میں شامل فرمائے۔ آمین۔

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9876376441
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 61 Thursday 29 Nov 2012 Issue No : 48

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 500/-
By Air : 45 Pounds or 70 U.S.
$: 50 Euro
: 70 Canadian Dollar

مسلمان ممالک کی بدامنی اوران پر اسلام دشمن طاقت کے حملے کا حل نیز قیام امن کا علاج صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے ہوئے فرستادہ کے پاس ہے

خلفائے راشدین اور حضرت امام حسن و حسینؓ کے عالی مقام کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 23 نومبر 2012 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آج کل ہم جس اسلامی مہینے سے گزر رہے ہیں اس مہینے کا نام محرم الحرام ہے۔ یہ ماہ اسلامی کیلنڈر کا پہلا مہینہ ہے۔ عام طور پر جب سال کا پہلا مہینہ شروع ہوتا ہے ہم ایک دوسرے کو مبارک باد دیتے ہیں۔ گزشتہ جمعہ میں بھی ایک صاحب نے مجھے مبارکباد دی۔ لیکن یہ مبارک بادی کس چیز کی۔ اس دن عراق میں کئی جگہ حملے ہوئے اور درجنوں مسلمان شہید ہوئے۔ جب قمری سال کا یہ مہینہ شروع ہوتا ہے تو مسلمان شرفاء کی اکثریت جن کو امت کا درد ہے فکر اور خوف شروع کردیتے ہیں۔ یہ فکر اور ڈر کیوں ہے جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ ان دنوں میں باوجود حکومتوں کے اعلانات کے یا تو شیعہ سُنی فسادات شروع ہوجاتے ہیں یا کہیں نہ کہیں شرارتی عنصر کی طرف سے دوسرے فرقے پر حملہ ہوجاتا ہے اور اب تو دہشتگرد کسی کے ہاتھوں کا کھلونا بن کر درجنوں معصوموں کی جان لے لیتے ہیں۔ ان میں ایسے بھی ہیں جن کے کوئی مذہبی تناقص نہیں ہوتے بلکہ حکومتوں کو ناکام ثابت کرنے کیلئے حملے کردیتے ہیں۔ عام طور پر ۱۰ محرم کے دن بعض دفعہ شیعوں کے اکھاڑوں پر حملے شروع ہوجاتے ہیں۔ بلکہ اس دفعہ پاکستان میں راولپنڈی، کوئٹہ، سوات وغیرہ میں دھماکے ہوئے ہیں۔ اور کئی جانیں ہلاک ہوئیں۔ شیعوں کو موقعہ ملتا ہے تو وہ بھی اس طرح بدلہ لیتے ہیں۔ عجیب حالت ہے اُمت مسلمہ کی۔ یہی مذہبی اختلافات مسلمان حکومتوں میں بھی خلیج پیدا کررہے ہیں۔ یا بعض ملک ایسے ہیں جن میں ملک کے اندر ہی اقلیتی فرقہ کی حکومت ہے تو اکثریتی فرقہ شدید ردعمل دکھا رہا ہے اور جو گولہ باری پر منتج ہے۔ اقلیتی فرقہ کو موقعہ ملتا ہے تو وہ اکثریت پر حملہ کردیتا ہے اور اسی بنیاد پر دہشت گردوں کے حملے کے نتیجہ میں حکومت بھی معصوم جانیں ضائع کررہی ہے۔ بلا سوچے سمجھے اپنے ہی ملک کے معصوموں کو موت کے منہ میں ڈال دیا جارہا ہے۔ شام میں آج کل ایسا ہی ہو رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام مخالف طاقتوں کو کھلی چھٹی مل گئی ہے۔ فلسطین پر اسرائیل کا حملہ مسلمانوں کی نااتفاقی کی وجہ سے ہے۔ کوئی اسلامی ملک ایسا نہیں ہے جہاں ایک دوسرے کے خلاف ظلم کی بھیانک داستانیں رقم نہ کی جارہی ہوں اور اس میں اسلام دشمن قوتیں بھی شامل ہوگئی ہیں۔ جو اپنے دائرے اسلامی ملکوں پر تنگ کرتی جارہی ہیں۔ کاش کہ مسلمان ایک ہو جائیں اور اپنے اسلاف سے سبق سیکھیں۔ تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ جب روم کی حکومت نے حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کے اختلاف میں دخل دینے کی کوشش کی تو حضرت امیر معاویہؓ نے اس بادشاہ کو پیغام بھیجا کہ ہمارے آپسی اختلاف سے فائدہ نہ اُٹھاؤ۔ اگر تم نے ایسا کیا تو حضرت علیؓ کی طرف سے پہلا جرنیل میں ہوں گا جو تم پر حملہ کرے گا لیکن آج مسلمان آپس میں بٹ گئے ہیں ہاں ایک بات پر ان نام نہاد علماء کا اتفاق ہوتا ہے اور وہ ہے مسیح محمدی کی قائم کردہ جماعت کے خلاف منصوبہ بندی اور احمدیوں کو جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ دائرہ اسلام سے خارج کرنا ان لوگوں کو ذرا بھی علم نہیں کہ جس نبی کے عشق کا یہ دعویٰ کرتے ہیں اس کے ارشاد پر بھی غور نہیں کرتے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا تھا۔

’’کیا تم نے لوگوں کے دل چیر کر دیکھے ہیں کہ وہ اوپر سے کلمہ پڑھتے ہیں؟‘‘ فرمایا کاش کہ یہ لوگ سمجھ جائیں علما کہلانے والے اپنے نام نہاد علماء کے دائرہ سے باہر نکلیں اور لوگوں کو انصاف کی تعلیم دیں اور اس جری اللہ کے ساتھ مل کر تمام فرقہ بندی کو ختم کریں۔ اور اسلام کی حقیقی تعلیم دنیا کے سامنے پیش کریں اور دنیا کو آنحضرتؐ کے جھنڈے تلے جمع کریں۔

سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ محرم کے حوالہ سے میں نے بات شروع کی تھی کہ حضرت مسیح موعودؑ نے کس طرح بزرگان دین کی عزت کو قائم کیا اور کس طرح شیعہ سُنی کے فرق کو مٹایا اور کس طرح تمام مسلمانوں کو ایک ہاتھ پر جمع کرکے آپسی نااتفاقیوں کو دور کیا۔ ان حوالہ جات کے پیش کرنے سے جہاں احمدیوں اور ان کی نئی نسل کو حضرت مسیح موعودؑ کے اس عظیم کام کا علم ہوگا وہیں ہمارے غیر از جماعت بھائیوں کو بھی پتہ چلے گا کہ کس طرح حضرت مسیح موعودؑ نے رحماء بینھم کا نمونہ قائم کیا۔

حضور انور نے فرمایا آخر کب تک اسلام کی ظاہری حالت کا رونا رو کر ہم اپنے آپ کو اسلام کی خدمت کا حق ادا کرنے والا سمجھیں گے۔ مسلمان ممالک کی بدامنی اور اپنے ملکوں پر بدسلوکی کی وجہ سے حملے ہورہے ہیں یا ان پر اسلام دشمن طاقت کے حملے اس کا حل اور قیام امن کا علاج اور مسلمانوں کے رعب کا قیام صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے ہوئے فرستادہ کے پاس ہے جو آنحضرتؐ کی تعلیم اور آپ کے مشن کو پھیلانے کیلئے آیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا اس وقت اگر مسلمانوں نے اسلام کی ساکھ قائم کرنی ہے تو شیعہ سُنی کے فرق کو مٹانا ہوگا۔ اس اسلام کی تعلیم پر عمل کرنا ہوگا جس کو آنحضرتؐ لیکر آئے تھے۔ جس میں کوئی فرقہ نہ تھا۔ جس میں ہر صحابی ایک روشنی کا مینار تھا لیکن بعض کا مقام دوسروں سے بلند تھا۔ حضرت ابوبکرؓ کا مقام دوسروں کو نہیں مل سکتا۔ اس طرح حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ کا مقام ہے۔ حضور انور نے خلفاء راشدین کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے اقتباسات پیش فرمائے تا ہر خلیفہ کے مقام کا تعین ہوسکے۔ اور آپسی اختلافات کا حل ہو۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی کتاب سر الخلافۃ میں بیان فرمایا کہ مجھے علم دیا گیا ہے کہ ابوبکرؓ تمام صحابہ میں بلند ترین شان رکھنے والے ہیں اور آپ کے بارے میں خلافت کی آیت نازل ہوئی۔ اسی طرح فرمایا آپ اسلام کے آدم ثانی تھے گو آپ نبی نہ تھے مگر آپ میں نبیوں ورسولوں کی قوتیں موجود تھیں۔

حضرت عمرؓ کے متعلق فرمایا کہ صحابہ میں کتنا ہے یہاں تک کہ ان کی رائے کے مطابق قرآن مجید نازل ہوتا تھا۔ آپ کے بارہ میں حدیث میں ہے کہ شیطان آپ کے سائے سے بھاگتا ہے۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتے۔ اسی طرح اپنی کتاب سر الخلافہ میں بیان فرمایا کہ میرے رب نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ حضرت ابوبکر حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ نیک اور ایمان والے تھے۔ اور ان لوگوں میں سے تھے جن کو خدا تعالیٰ نے چن لیا۔ حضرت علیؓ کے بارہ میں فرماتے ہیں آپ اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں میں سے تھے۔ آپ کو قرآن مجید کے علم کا خاص فہم عطا کیا گیا تھا۔ آپ کاسۂ فرقان سے دودھ پینے والوں میں سبقت لے جانے والوں میں سے تھے۔

حضرت حسنؓ اور حسینؓ کے بارے میں فرمایا ہم تو دونوں کے ثنا خوان ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ ہر شخص کے جدا جدا قویٰ معلوم ہوتے ہیں۔ حضرت حسنؓ نے پسند نہ کیا کہ مسلمانوں میں خونریزی بڑھے اس لئے انہوں نے صلح کرلی حضرت حسینؓ نے پسند نہ کیا کہ فاسق وفاجر کے ہاتھ پر بیعت کی جائے۔ دونوں کی نیت نیک تھی۔ ایک اور مقام میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے حضرت حسین کے مقام ومرتبہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ہے۔

’’مَیں اس اشتہار کے ذریعہ سے اپنی جماعت کو اطلاع دیتا ہوں کہ ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ یزید ایک ناپاک طبع، دُنیا کا کیڑا اور ظالم تھا۔ اور جن معنوں کی رو سے کسی کو مومن کہا جاتا ہے وہ معنے اس میں موجود نہ تھے۔ مومن بننا کوئی امر سہل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخصوں کی نسبت فرماتا ہے { قَالَتِ الۡاَعۡرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلۡ لَّمۡ تُؤۡمِنُوۡا وَ لٰکِنۡ قُوۡلُوۡۤا اَسۡلَمۡنَا } (الحجرات: 15)۔ مومن وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے اعمال ان کے ایمان پر گواہی دیتے ہیں۔ جن کے دل پر ایمان لکھا جاتا ہے اور جو اپنے خدا اور اس کی رضا کو ہر ایک چیز پر مقدم کرلیتے ہیں اور تقویٰ کی باریک اور تنگ راہوں کو خدا کے لئے اختیار کرتے اور اس کی محبت میں محو ہوجاتے ہیں اور ہر ایک چیز جو بُت کی طرح خدا سے روکتی ہے خواہ وہ اخلاقی حالت ہو یا اعمال فاسقانہ ہوں یا غفلت اور کسل ہو سب سے اپنے تئیں دُور تر لے جاتے ہیں۔ لیکن بدنصیب یزید کو یہ باتیں کہاں حاصل تھیں۔ دنیا کی محبت نے اس کو اندھا کردیا تھا۔

مگر حسین رضی اللہ عنہ طاہر مُطہّر تھا اور بلا شبہ وہ ان برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کردیتا ہے اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے۔ اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے۔ اور اس امام کی تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے۔ اور ہم اُس معصوم کی ہدایت کے اقتداء کرنے والے ہیں جو اس کو ملی تھی۔

تباہ ہوگیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے۔ اور

باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان